﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآء﴾☆(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحۡمُوۡداً﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۷ جمعۃ المبارک ۲۹/دسمبر ۲۰۰۰ء شمارہ ۵۲

۳/شوال ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۲۹/فتح ۱۳۷۹ ہجری شمسی

اعمال صالحہ بجالانے کی دعا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضور ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

"اے اللہ مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو اعمال حسنہ بجالاتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب گناہ کر بیٹھتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں"۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب الاستغفار)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

ایمان ہی ہے جو رضائے الٰہی کا وسیلہ اور مراتب قرب کا زینہ اور گناہوں کا زنگ دھونے کے لئے ایک چشمہ ہے

سو اٹھو! ایمان کو ڈھونڈو اور فلسفہ کے خشک اور بیسُود ورقوں کو جلاؤ کہ ایمان سے تم کو برکتیں ملیں گی۔

دنیا میں ہر یک ماتم زدہ ہے مگر ایماندار۔ دنیا میں ہر یک سوزش اور فرقت اور جلن میں گرفتار ہے مگر مومن۔

"مَیں بار بار کہتا ہوں اور زور سے کہتا ہوں کہ اگر عقائد دینیہ فلسفہ کے رنگ پر اور ہندسہ اور حساب کی طرح عام طور پر بدیہی الثبوت ہوتے تو وہ ہر گز نجات کا ذریعہ نہ ٹھہر سکتے۔ بھائیو! یقیناً سمجھو کہ نجات ایمان سے وابستہ ہے اور ایمان امور مخفیہ سے وابستہ ہے۔ اگر حقائق اشیاء مستورنہ ہوتیں تو ایمان نہ ہوتا۔ اور اگر ایمان نہ ہوتا تو نجات کا کوئی ذریعہ نہ ہوتا۔ ایمان ہی ہے جو رضائے الٰہی کا وسیلہ اور مراتب قرب کا زینہ اور گناہوں کا زنگ دھونے کے لئے ایک چشمہ ہے۔ اور ہمیں خدائے تعالیٰ کی طرف حاجت ہے۔ اس کا ثبوت ایمان ہی کے ذریعہ سے ملتا ہے کیونکہ ہم اپنی نجات کے لئے اور ہر ایک دکھ سے راحت پانے کے لئے خدا تعالیٰ کے محتاج ہیں۔ اور وہ نجات صرف ایمان سے ہی ملتی ہے۔ کیا دنیا کا عذاب اور کیا آخرت کا دونوں کا علاج ایمان ہے۔ جب ہم ایمان کی قوت سے ایک مشکل کا حل ہو جانا غیر ممکن نہیں دیکھتے تو وہ مشکل ہمارے لئے حل کی جاتی ہے۔ ہم ایمان ہی کی قوت سے خلاف قیاس اور بعید از عقل مقاصد کو بھی پالیتے ہیں۔ ایمان ہی کی قوت سے کرامات ظاہر ہوتی ہیں اور خوارق ظہور میں آتے ہیں۔ اور انہونی باتیں ہو جاتی ہیں۔ پس ایمان ہی سے پتہ لگتا ہے کہ خدا ہے۔ خدا فلسفیوں سے پوشیدہ رہا اور حکیموں کو اس کا کچھ پتہ نہ لگا۔ مگر ایمان ایک عاجز دلق پوش کو خدا تعالیٰ سے ملا دیتا ہے اور اس سے باتیں کرا دیتا ہے۔ مومن اور محبوب حقیقی میں قوتِ ایمانی دلّالہ ہے۔ یہ قوت ایک مسکین، ذلیل، خوار، مردودِ خلائق کو قصرِ مقدس تک جو عرش اللہ ہے پہنچا دیتی ہے۔ اور تمام پردوں کو اٹھاتی اٹھاتی دلآرام ازلی کا چہرہ دکھا دیتی ہے۔

سو اٹھو اور فلسفہ کے خشک اور بے سود ورقوں کو جلاؤ کہ ایمان سے تم کو برکتیں ملیں گی۔ ایمان کا ایک ذرہ فلسفہ کے ہزار دفتر سے بہتر ہے اور ایمان سے صرف آخری نجات نہیں بلکہ ایمان دنیا کے عذابوں اور لعنتوں سے بھی چھڑا دیتا ہے اور روح کے تحلیل کرنے والے غموں سے ہم ایمان ہی کی برکت سے نجات پاتے ہیں۔ وہ چیز ایمان ہی ہے جس سے مومن کامل سخت گھبراہٹ اور قلق اور کرب اور غموں کے طوفان کے وقت اور اس وقت کہ جب ناکامی کے چاروں طرف سے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں اور اسبابِ عادیہ کے تمام دروازے مقفل اور مسدود نظر آتے ہیں مطمئن اور خوش ہوتا ہے۔ ایمانِ کامل سے سارے استبعاد جاتے رہتے ہیں اور ایمان کو کوئی چیز ایسا نقصان نہیں پہنچاتی جیسا کہ استبعاد اور کوئی ایسی دولت نہیں جیسا کہ ایمان۔ دنیا میں ہر یک ماتم زدہ ہے مگر ایماندار۔ دنیا میں ہر یک سوزش اور فرقت اور جلن میں گرفتار ہے مگر مومن۔

اے ایمان کیا ہی تیرے ثمراتِ شیریں ہیں۔ کیا ہی تیرے پھول خوشبودار ہیں۔ سبحان اللہ! کیا عجیب تجھ میں برکتیں ہیں۔ کیا ہی خوش نور تجھ میں چمک رہے ہیں۔ کوئی ثریا تک پہنچ نہیں سکتا مگر وہی جس میں تیری کششیں ہیں۔ خدا تعالیٰ کو یہی پسند آیا کہ اب تو آوے اور فلسفہ جاوے۔ وَلَا رَآدَّ لِفَضۡلِہٖ۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۴۰۔۲۴۳ حاشیہ)

رشتہ ناطہ کو بہت زیادہ نظر انداز کیا گیا ہے۔ اسی طرح بیکار نوجوانوں کو کام پر لگانے کی طرف بھی توجہ بہت کم ہے۔ اب میں انشاء اللہ تعالیٰ ایسی سکیمیں بناؤں گا کہ میری نگرانی میں یہ دونوں کام چل پڑیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۵/دسمبر ۲۰۰۰ء)

لندن (۱۵/دسمبر ۲۰۰۰ء): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج کے مختصر خطبہ کے لئے مَیں نے کوئی نوٹس تیار نہیں کئے۔ ایک تو لمبا عرصہ کھڑا ہونے سے ٹانگوں میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ چلنے سے اتنی نہیں ہوتی جتنا کھڑا ہونے سے ہوتی ہے۔ دوسرے اس لئے کہ آج ایک اپنی رؤیا سنانی ہے جس میں خدا تعالیٰ نے میرے دو سوالات کا جواب دیا ہوا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مجھے خیال تھا کہ مجھے مصروفیتیں بڑھانی چاہئیں۔ اس خیال میں سویا تو رات کو خواب میں میاں غلام احمد صاحب کو دیکھا جو میاں خورشید احمد صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں اور ہمیشہ بہت اچھا مشورہ دیا کرتے ہیں۔ حضور نے بتایا کہ خواب میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں آپ کی دو کاموں میں بہت ضرورت ہے۔ ایک تو رشتہ ناطہ ہے۔ بہت سی لڑکیاں بیچاری بغیر شادی کے پڑی ہیں اور بہت سے لڑکوں کو اپنا مناسب رشتہ نہیں ملتا۔ پاکستان میں بھی بہت اچھے لڑکے ہیں جو اچھا پروفیشن اختیار کر سکتے ہیں۔ اور سادہ مزاج ہیں۔ اگر انگلستان کی لڑکیاں ناک بھوں نہ چڑھائیں اور اس رشتہ کو قبول کریں تو دونوں کا فائدہ ہے۔ اور ساتھ ہی کہا کہ دوسرا کام ہے بیکار نوجوانوں کو کام پر لگانا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہی دو باتیں ہیں جو مَیں آپ کو سنانی چاہتا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امیر صاحب یو۔کے۔ اور بعض دوسرے صائب الرائے لوگوں کے مشورہ سے مَیں انشاء اللہ ایسی سکیم بناؤں گا کہ میری نگرانی میں یہ دونوں کام چل پڑیں۔ حضور نے احباب جماعت کو دعا کے ذریعہ اس بارہ میں مدد کی تحریک فرمائی۔

اداریہ

عہدِ نو ہے تمہارے نام۔ چلو

گردش لیل و نہار کی طرح وقت ایک ایسا مسلسل بہنے والا دھارا ہے جو بغیر کسی توقف کے آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اس کو ماپنے کے مختلف پیمانے دنیا میں رائج ہیں۔ انہی میں سے ایک عیسوی کیلنڈر بھی ہے جو اس وقت دنیا کے ایک بڑے حصہ میں معروف اور رائج ہے اور اکثر بین الاقوامی امور میں اسی کیلنڈر کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کیلنڈر کی رو سے یکم جنوری (۲۰۰۱ء) سے نئے سال ہی کا نہیں بلکہ نئی صدی اور تیسرے عیسوی ہزار سال کا دور شروع ہوگا۔ وقت کا سفر تو ایک مسلسل اور جاری سفر ہے اور اس کے تمام لحات ایک سے ہیں اپنی ذات میں کسی ایک لمحے کو کسی گزشتہ یا آنے والے لمحے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ البتہ کسی بھی لمحہ میں ہونے والا کوئی عظیم الشان واقعہ اس لمحہ کو عظمت بخش دیتا ہے اور ایک یادگار حیثیت عطا کر دیتا ہے۔ وہ وقت کیسا خوش نصیب اور مبارک وقت تھا جب اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان کو ہر قسم کی ظلمتوں اور گناہوں سے نجات دینے کے لئے رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو پیدا کیا اور پھر آپ کی زندگی کا ہر آنے والا لمحہ ﴿وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى﴾ کے مصداق پہلے سے زیادہ بہتر اور زیادہ خیر و برکت کا موجب بنتا رہا۔ اور یہی اسوہ حسنہ ہے جس کی اتباع کی ہمیں تاکید کی گئی ہے کہ ہم اپنے وقت کو بہترین مصرف میں لائیں اور ہر آنے والے لمحہ کو پہلے سے حسین تر اور مفید تر بنانے کی سعی کریں۔ ورنہ ایک دن سے دوسرے دن میں داخل ہونا یا ایک سال سے یا ایک صدی سے دوسرے سال یا صدی میں داخل ہونا اپنی ذات میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ ہاں اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلی کے لئے کئے گئے ہمارے عزم اور آنے والے دور کو خدا اور اس کے رسول کی مرضیات کے مطابق گزارنے کے لئے ہماری کوششیں ہمارے آج کے وقت کو عظمت بخش سکتی ہیں۔ خدا کرے کہ ہم انفرادی طور پر بھی اور جماعتی حیثیت میں بھی نئے سال اور نئی صدی میں صدق کے ساتھ داخل ہوں اور ہمارا وقت کے اس پیمانے کی رو سے موجودہ دور سے نکلنا بھی صدق کے ساتھ ہو۔ اور آنے والے دور کا "ہر دن چڑھے مبارک ہر شب بخیر گزرے"۔

احباب جماعت جانتے ہیں کہ ۲۳ر مارچ ۱۸۸۹ء کو جماعت احمدیہ کے قیام کی پہلی صدی مکمل ہونے پر ہم نے اپنی جماعتی زندگی کی دوسری صدی میں قدم رکھا تھا۔ اس موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو آنے والی صدی کی اہمیت بتاتے ہوئے اور اس میں ہم پر عائد ہونے والی عظیم ذمہ داریوں سے آگاہ کرتے ہوئے الٰہی بشارات کا بھی ذکر فرمایا تھا۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس نئی عیسوی صدی کے آغاز پر حضور ایدہ اللہ کے وہ ارشادات پھر احباب کے سامنے پیش کریں تاکہ احباب ان ہدایات کی روشنی میں خدمت اسلام کے نئے عزم اور نئے ارادے باندھتے ہوئے نئی صدی میں داخل ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ر مارچ ۱۹۸۹ء میں فرمایا:

"مجھے یہ دکھائی دے رہا ہے کہ اگلی صدی میں فضا تبدیل ہونے والی ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے حیرت انگیز تائیدی نشانات دکھلائے جائیں گے۔ بہت ہی عظیم کام ہم نے کرنے ہیں جن کے لئے اگلی صدی کا دور مقدر ہو چکا ہے اور بہت سی نئی ذمہ داریاں ہم پر ڈالی جانے والی ہیں جن کے لئے ہم اپنے آپ کو جہاں تک توفیق ہے تیار کر رہے ہیں۔ لیکن جو کام درپیش ہے اور جو مشکلات سامنے ہیں ان کو دیکھ کر بسا اوقات یہ محسوس ہوتا ہے جیسے عظیم الشان پہاڑ سامنے کھڑے ہیں جن کو سر کرنے کی ہم میں طاقت نہیں ہے اور وہ پہاڑ ایسے ہیں جو بڑے تکبر کے ساتھ اپنی چوٹیوں کے سر بلند کئے ہوئے ہمیں اس طرح حقارت سے دیکھ رہے ہیں اور اس طرح چیلنج دے رہے ہیں کہ تم کون ہو اور ہوتے کیا ہو کہ ہماری بلندیوں کو فتح کرنے اور سر کرنے کے ارادے باندھ رہے ہو، چاروں طرف یہی عالم ہے۔ ہر طرف سے احمدیت کے لئے روکیں کھڑی کی جا رہی ہیں اور راستے کی تمام روکیں جو پہلے تھیں ان کو بلند تر کیا جا رہا ہے۔ پہلے افراد یہ دعوے کیا کرتے تھے کہ ہم احمدیت کو مٹا دیں گے اور ایسے منصوبے باندھا کرتے تھے، پھر گروہوں نے یہ کام شروع کیا، پھر ملک ملک کے گروہ اکٹھے ہوئے اور اب حکومتوں نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور حکومتوں کے گروہ اس بات پر اکٹھے ہو رہے ہیں کہ جس طرح بھی بن سکے، احمدیت کی راہ روک دی جائے اور ان کی ترقی کی تمام راہیں مسدود کر دی جائیں۔"

"ہمارے بلند بانگ دعاوی دیوانوں کی بڑ نہیں ہیں بلکہ ایسے فرزانوں کی باتیں ہیں جن کے پیچھے خدا کا کلام ہے اور ان کی پشت پناہی کر رہا ہے اور جن کے پیچھے انبیاء کی تمام تاریخ کھڑی ہے اور انہیں جرأت اور حوصلے دلا رہی ہے کہ آگے بڑھو۔ دنیا کی کوئی طاقت تمہارا بال بیکا نہیں کر سکتی۔ تمہارے مقدر میں آگے بڑھنا ہے، آگے بڑھنا ہے، آگے بڑھنا ہے۔ اس لئے خدا پر توکل کرتے ہوئے، دعائیں کرتے ہوئے بے خوف آگے سے آگے بڑھتے چلے جاؤ"۔

"اسلام کی سربلندی کی خاطر اس صدی سے اپنے سر جھکا کر نکلو اور اگلی صدی میں اسلام کی سربلندی کی خاطر اپنے سر جھکا کر داخل ہو۔ عجز و انکسار کے ساتھ داخل ہو۔ دعائیں کرتے ہوئے داخل ہو۔ خوشیوں کے گیت ضرور گاؤ لیکن اس کامل یقین کے ساتھ کہ ہمارا ایک خدا ہے جو ہماری پشت پناہی کے لئے کھڑا ہے اور ہم میں کوئی بھی طاقت نہیں۔ جب تک اس خدا کی نصرت ہماری مدد کو نہ آئے ہم ایک انگلی ہلانے کی طاقت بھی نہیں رکھتے، ایک قدم بھی آگے بڑھانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ہمارا سانس لینا بھی اپنی طاقت میں نہیں ہے۔ یہ سب کچھ صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نصرت کا اِذن جاری ہو۔ اگر اس عجز کے ساتھ آگے بڑھو گے تو خدا تعالیٰ کی تقدیر تمہیں ایسے نظارے دکھائے گی کہ نہایت عاجز اور حقیر چیزیں دنیا میں عجیب عظمتیں پا گئیں"۔

"پس جہاں تک غیروں کے محمد رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمنوں کے مٹنے کا تعلق ہے یاد رکھو! کہ خدا اُن کو مٹائے گا اور تم سے نہیں مٹائے جا سکتے۔ جہاں تک تمہارا عظمتیں حاصل کرنے کا تعلق ہے یاد رکھو خدا ہی کے ہاتھ میں یہ عظمتیں ہیں لیکن وہ صرف عاجز بندوں کو یہ عظمتیں عطا کیا کرتا ہے"۔

جماعت کی یہ ساری صدی اور اس صدی کا ہر سال اور ہر سال کا ہر دن احمدیت کی صداقت کو روشن تر کرنے والا ثابت ہوا۔ اور مخالفتوں کے ہر طوفان سے یہ جماعت محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے زیادہ مضبوط اور مستحکم ہو کر نکلی ہے۔ بیسویں صدی کے آخری چند سالوں میں تو اس جماعت کی ترقی اور تزکیہ نے نئی رفعتوں کو حاصل کیا ہے۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل اور عالمی بیعت اور جماعت کی مالی قربانی اور قیام صلوۃ اور خدمت بنی نوع انسان کے مختلف میدانوں میں حیرت انگیز ترقیات ناقابل تردید حقائق ہیں۔ بیسویں صدی کے اس آخری سال (۲۰۰۰ء) میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کی عالمی ترقی کی جو عظیم بنیادیں استوار کی ہیں کہ صرف ایک سال میں چار کروڑ سے زائد افراد کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی انہیں دیکھتے ہوئے کون اندازہ لگا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اگلی صدی میں ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کیا عظیم سامان کر رکھے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۰ء کے موقعہ پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر پیش کرتے ہوئے اور اِس دور کی سو سال پہلے کے دور سے حیرت انگیز مشابہتوں کے حوالہ سے ۲۰۰۰ء سے ۲۰۰۲ء تک کے تین سالوں کی غیر معمولی اہمیت کا ذکر فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ:۔

"ابھی دو سال باقی ہیں۔ اب آگے آگے دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ اور مولوی کس قدر اپنے سینے کے ابال میں ابلتے اور جلتے ہیں۔ خدا کے فضل سے اب احمدیت کی دنیا بھر میں ترقی کو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ ناممکن ہے۔ جتنا چاہیں زور لگائیں۔ ایڑی چوٹی کا زور لگائیں، یقیناً ناکام اور نامراد ہی رہیں گے اور احمدیت دن بدن ترقی کرتی چلی جائے گی"۔

پس آنے والی نئی صدی بہت سے انقلابات کی صدی ہے۔ آیئے ہم ماضی میں نازل ہونے والے خدا کے فضلوں کو یاد کرتے ہوئے اور اس کے احسانات پر اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اور نہایت درخشندہ اور روشن تر مستقبل کے لئے اس کے وعدوں کے ایفاء کے لئے دعائیں کرتے ہوئے نئی صدی میں داخل ہوں۔ اور جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ۱۷ر مارچ ۱۹۸۹ء کے خطبہ جمعہ میں جماعت کی دوسری صدی میں داخل ہوتے ہوئے دعا دی تھی خدا کرے ہم اسی شان سے اس عیسوی صدی میں داخل ہوں جس کے متعلق ہمیں یقین ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ یہ عالمگیر غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"اللہ کرے کہ ہم اس شان سے اور اس عجز کی شان کے ساتھ، اس توکل سے اور اس توکل کی شان کے ساتھ، اس دعا سے اور اس دعا کی شان کے ساتھ اگلی صدی میں داخل ہوں کہ ہمارا قدم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی راہوں پر آگے بڑھتا رہے اور ایک قدم بھی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی راہوں سے ہٹ کر آگے نہ بڑھے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو"۔

حضرت خواجہ غلام فریدؒ آف چاچڑاں شریف کے

ارشادات میں تحریف

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

مشائخ پنجاب میں مثالی شخصیت

چشتی سلسلہ کے خدارسیدہ صلحاء و صوفیاء و مشائخ پنجاب میں والیٔ ریاست بہاولپور نواب محمد صادق خان کے پیر حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف (ولادت ۲۶؍نومبر ۱۸۴۵ء۔ وفات ۲۴؍جولائی ۱۹۰۱ء) کو ایک ممتاز اور منفرد مقام حاصل ہے۔ وجہ یہ کہ آپ مہدی دوراں اور مسیح وقت کے پُرجوش مصدقین میں سے تھے۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”بعض نشان اس قسم کے ہیں جو میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے ممتاز لوگوں کو جو مشاہیر فقراء میں سے تھے خوابیں آئیں اور آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا جیسے سجادہ نشین صاحبُ العَلَم سندھ جن کے مرید ایک لاکھ کے قریب تھے اور جیسے **خواجہ غلام فرید صاحب** چاچڑاں والے“۔(حقیقۃ الوحی۔ طبع اول صفحہ ۲۸۔ تاریخ اشاعت ۱۵؍مئی ۱۹۰۷ء)

اس کے بعد حضورؑ نے کتاب کے صفحہ ۲۰۶ تا ۲۰۹ پر اپنے مبارک قلم سے درج ذیل الفاظ میں اس کی تفصیل زیب قرطاس فرمائی:

”۱۹۔ انیسواں نشان یہ ہے کہ خواجہ غلام فرید صاحب نے جو نواب بہاولپور کے پیر تھے میری تصدیق کے لئے ایک خواب دیکھا جس کی بنا پر میری محبت خدا تعالیٰ نے ان کے دل میں ڈال دی اور اسی بنا پر **کتاب اشارات فریدی میں جو خواجہ صاحب موصوف کے ملفوظات ہیں جا بجا خواجہ صاحب موصوف میری تصدیق فرماتے ہیں** ۔ اہل فقر کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ ظاہری جھگڑوں میں بہت کم پڑتے ہیں اور جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کو بذریعہ خواب یا کشف یا الہام پتہ ملتا ہے اس پر ایمان لاتے ہیں ۔ پس چونکہ خواجہ غلام فرید صاحب پیر صاحب العَلَم کی طرح پاک باطن تھے اس لئے خدا نے ان پر میری سچائی کی حقیقت کھول دی اور کئی مولوی جیسے مولوی غلام دستگیر خواجہ صاحب کو میرا مکذب بنانے کے لئے آپ کے گاؤں میں پہنچے جیساکہ کتاب اشارات فریدی میں خواجہ صاحب نے خود یہ حالات بیان کئے ہیں اور بعض غزنویوں کا بھی خواجہ صاحب موصوف کے پاس خط پہنچا۔ مگر آپ نے کسی کی بھی پروا نہیں کی اور ان خشک ملاّؤں کو ایسے دندان شکن جواب دئے کہ وہ ساکت ہوگئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کا خاتمہ مصدق ہونے کی حالت میں ہوا۔ چنانچہ وہ خطوط جو آپ نے میری طرف لکھے ان سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے کس قدر میری محبت ان کے دل میں ڈال دی تھی اور کس قدر اپنے فضل سے میرے بارہ میں ان کو معرفت بخش دی تھی۔ خواجہ صاحب نے اپنی کتاب اشارات فریدی میں مخالفوں کے حملوں کا جا بجا جواب دیا ہے جیساکہ ایک جگہ اشارات فریدی میں لکھا ہے کہ کسی نے خواجہ صاحب موصوف کی خدمت میں عرض کی کہ آتھم میعاد کے بعد مرا۔ انہوں نے میرا نام لے کر فرمایا کہ اس بات کی کیا پروا ہے۔ مَیں جانتا ہوں کہ آتھم انہیں کے نفس سے مرا ہے یعنی انہیں کی توجہ اور عقد ہمت نے آتھم کا خاتمہ کر دیا۔ اور کسی نے میری نسبت آپ کو کہا کہ ہم ان کو مہدی معہود کیونکر مان لیں کیونکہ مہدی موعود کی ساری علامتیں جو حدیثوں میں لکھی ہیں ان میں پائی نہیں جاتیں۔ تب خواجہ صاحب اس کلمہ پر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ یہ تو کہو کہ تمام قرار دادہ نشان جو لوگوں نے پہلے سے سمجھ رکھے تھے کس نبی یا رسول میں سب کے سب پائے گئے۔ اگر ایسا وقوع میں آتا تو کیوں بعض کافر رہتے اور بعض ایمان لاتے ۔ یہی سنت اللہ ہے کہ جو علامتیں پیشگوئیوں میں کسی آنے والے نبی کے بارہ میں لکھی جاتی ہیں۔ وہ تمام باتیں اپنے ظاہری الفاظ کے ساتھ ہرگز پوری نہیں ہوتیں۔ بعض جگہ استعارات ہوتے ہیں بعض جگہ خود اپنی سمجھ میں فرق پڑ جاتا ہے اور بعض جگہ پرانی باتوں میں کچھ تحریف ہو جاتی ہے۔ اس لئے تقویٰ کا طریق یہ ہے کہ جو باتیں پوری ہو جائیں ان سے فائدہ اٹھائیں اور وقت اور ضرورت کو مد نظر رکھیں۔ .... غرض خواجہ **غلام فرید صاحب کو خدا تعالیٰ نے یہ نور باطن عطا کیا تھا۔ کہ وہ ایک ہی نظر میں صادق اور کاذب میں فرق کر لیتے تھے۔** خدا اُن کو غریق رحمت کرے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ آمین“۔(حقیقۃ الوحی)

حضرت مسیح موعودؑ کے نام خطوط

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے نہایت درجہ عقیدت سے لبریز تین خطوط ارسال کئے تھے جو حضورؑ نے ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۳۹ اور ضمیمہ رسالہ سراج منیر صفحہ الف، ب، ج، ن پر شائع فرمائے اور آپ کو ”فرید وقت“ کے خطاب سے نوازا۔

حضرت خواجہ صاحبؒ کا پہلا خط عربی میں (مورخہ ۲۷؍رجب ۱۳۱۴ھ)۔ دوسرا فارسی میں (مورخہ ۲۷؍شعبان ۱۳۱۴ھ) اور تیسرا بھی فارسی میں تھا۔ (تاریخ ۴؍شوال ۱۳۱۴ھ)۔ ہر خط پر آپ کی مہر ثبت تھی۔

پہلے خط میں آپؒ نے تحریر فرمایا:

”اے ہر ایک حبیب سے عزیز تر آپ کو معلوم ہو کہ میرا مقام ابتداء ہی سے آپ کی تعظیم کرنا ہے تاکہ مجھے ثواب حاصل ہو۔ اور کبھی میری زبان پر بجز تعظیم و تکریم اور رعایت آداب کے آپ کے حق میں کوئی کلمہ جاری نہیں ہوا۔ اور اب مَیں آپ کو مطلع کرتا ہوں کہ مَیں بلاشبہ آپ کے نیک حال کا معترف ہوں۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ آپ خدا تعالیٰ کے صالح بندوں میں سے ہیں اور آپ کی سعی عند اللہ قابل شکر یہ جس کا اجر ملے گا۔ اور خدائے بخشندہ بادشاہ کا آپ پر بڑا فضل ہے۔ میرے لئے عاقبت بالخیر کی دعا کریں۔(ترجمہ)

دوسرے خط کا خلاصہ یہ تھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت جناب مرزا صاحب عالی مراتب مجموعہ محاسن بیکراں مستجمع اوصاف بے پایاں مکرم معظم برگزیدہ خدائے احد جناب مرزا غلام احمد صاحب مَتّع اللّٰهُ النَّاسَ بِبَقَائِهٖ وَ سَرَّنِی بِلِقَائِهٖ وَ اَنْعَمَهٗ بالآئہ۔

اس سلام کے بعد جو از روئے اسلام مسنون ہے اور کامل شوق اور اس دعا کے بعد کہ آپ کا نام روشن ہو اور آپ کا مرتبہ بلند ہو۔ یہ بات واضح اور عیاں ہے کہ وہ مکتوب جس سے محبت کی بو آتی ہے اور جو کامل مہربانیوں سے بھرا ہوا ہے مع اس کتاب کے جو آنجناب نے بھیجی تھی پہنچا۔ جس نے تازہ خوشی کے چہرہ کو بے نقاب کر دیا اور بیحد خوشی کا موجب ہوا۔ پس پوشیدہ نہ رہے کہ یہ خاکسار اپنی فطرت کے تقاضا کے مطابق شروع سے ہی جھگڑوں میں پڑنے اور مباحثات میں قدم رکھنے سے گریزاں رہا ہے۔......

...... یہ بات مخفی نہ رہے کہ آجکل کچھ علماء وقت نے مجھ سے جواب طلبی کی ہے کہ کیوں ایک ایسے شخص کو (یعنی آنجناب کو) جو باتفاق علماء ایسا ویسا ثابت ہو چکا ہے نیک مرد قرار دیتے ہیں۔ اور کس وجہ سے ان کے ساتھ حسن ظنی رکھتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ میرے محبت نیوش کان جوں جوں آنمکرم کی مساعی سے آگاہی کے ذخیرہ سے بہرہ مند ہوتے ہیں میرا محبت شعار دل اس اخلاص میں اور بھی بڑھ گیا ہے کہ جو پہلے رکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ کوئی سبب بہتر پیدا ہو جائے اور مبارک گھڑی ظاہر ہو جائے کہ جس سے جسمانی دوری کا پردہ اور فاصلہ کی لمبائی کا نقاب درمیان سے اٹھ جائے۔ اور اگر آپ وہ مضمون جو جلسہ مذاہب میں پیش فرمایا تھا میرے پاس بھیج کر مسرور کریں تو احسان ہوگا۔

تیسرے مکتوب کا خلاصہ یہ تھا:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ہمیں جناب سے جو کہ تمام نفوس اور تمام جہانوں کے روح رواں ہیں ملاقات کا شوق اتنا زیادہ ہے جتنے کہ آپ کے اخلاق کریمانہ زیادہ ہیں۔ اور اس مجاہد فی سبیل اللہ کی محبت روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ اس سخی ذات کا جو بخل سے پاک ہے بڑا احسان ہے کہ اس فقیر کے اوقات کو بیحد مہربانی سے ظاہر وباطن کی عافیت کی راہوں پر چلا رکھا ہے اور ہماری دعا اور مقصود ہے کہ خدائے عزیز آپ جیسے پسندیدہ اخلاق اور حمیدہ خصائل انسان کا مؤید رہے اور محبت اور پیار کے چمکتے ہوئے موتیوں کی لڑی اور صداقت واتحاد کے درخشندہ جواہر کا ہار یعنی جناب کا وہ خط جو سراپا اخلاص اور صفا کے مواد سے بھرا ہوا ہے اور جو راستی اور سچی محبت کے ذخیروں سے لبریز ہے اُس نے ہمیں اپنے کریمانہ ورود سے مشرف فرمایا اور ہمیں بیحد مسرت بخشی۔ اے معالم کے سمندروں میں غوطہ لگانے والے! اس فقیر نے آپ کے الفت آمیز الفاظ اور مسرت بخش معانی اور حیرت انگیز معارف سے ایک ایسا ذخیرہ حاصل کیا ہے جس سے دل بیحد محظوظ ہوا اور جلسہ اعظم مذاہب لاہور کا مضمون جو آنجناب نے ارسال فرمایا ہے باوجود ایک بیش قیمت حقائق کی (روحانی) غذا ہونے کے (اس کے مضمون کو) حیرت انگیز طریق سے ادا کیا گیا ہے جس نے سامعین کے دل موہ لئے۔

یہ خطوط اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جوابی مکاتیب ”اشارات فریدی“ جلد سوم میں ریکارڈ ہو چکے ہیں۔ اس طرح یہ خط وکتابت قیامت تک کے لئے محفوظ ہو گئی ہے۔

”اشارات فریدی“ حصہ سوم کی عظمت و منزلت

”اشارات فریدی“ کے آخر میں صفحہ ۱۸۶، ۱۸۷ پر لکھا ہے:

”(ترجمہ): کتاب اشارات فریدی المعروف مقابیس المجالس کی تیسری جلد مکمل ہوئی...... اور یہ جلد سوم اول تا آخر مَیں نے خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ کی خدمت اقدس میں سبقاً سبقاً پڑھی اور حضرت خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ نے کمال مہربانی اور توجہ سے اس کو سنا اور پوری تحقیق کے ساتھ اس کی تصحیح واصلاح فرمائی۔ فقط۔ تمت بالخیر“۔

اس کے بعد حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رضی اللہ عنہ کے فرزند جلیل اور جانشین قطب الموحدین حضرت خواجہ محمد بخش صاحب (ولادت ۱۸۶۵ء۔ وفات ۱۵؍ستمبر ۱۹۱۱ء) نے اس مبارک تالیف پر جو شاندار اور بے نظیر تقریظ رقم فرمائی اس نے کتاب کے لفظ لفظ کے مستند ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ ذیل میں اس معرکہ آراء تقریظ کا اردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے:۔

”سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور اس کے رسول خاتم النَّبِیّین اور اس کی آل اور اصحاب پر دُرود اور سلام ہو۔

اما بعد فقیر محمد بخش سکنہ چاچڑاں شریف کہتا ہے کہ چونکہ کتاب مقابیس المجالس میں درحقیقت معرفت کا ایک نصاب ہے اور اشارات فریدی کے نام سے مشہور ہے اور جو کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ملت کے سر تاج حجت نبویؐ کی روشن دلیل اور خدائے یگانہ کے انوار غیبیہ کے

مشاہدہ کرنے والے وحدانیت سے پردہ اٹھانے والوں کے بادشاہ مشہور بزرگ عالم قطب جہان۔ مانے ہوئے غوث عالم ملکوت کے حقائق بیان کرنے والے توحید کی مجسم صورت، ہمارے سردار، ہمارے مرشد حضرت قبلہ خواجہ غلام فرید میرے والد ماجد رضی اللہ عنہ کے ملفوظات مبارکہ ہیں جو برادرم دینی (دینی بھائی) مولانا رکن الدین صاحب سکنہ پرہار سونکی سلمہٗ ربہ نے نو سال کی مدت میں ہمہ تن گوش رہ کر جمع کئے ہیں۔ جس کا صرف ایک ہی نسخہ تھا اور آپ کے تمام معتقدین اور سب طالبان طریقت اور مالکان حقیقت ہر طرف دوڑتے پھرتے اور اس معرفت کے خزانہ کے متلاشی تھے۔ پس بہت سارو پیہ خرچ کر کے خان صاحب والا شان محمد عبد العلیم خان صاحب بہادر سکنہ ریاست ٹونک کے زیر اہتمام اس کو طبع کرایا تاکہ دنیا کے تمام اطراف واکناف میں پھیل جائے اور ہر کوئی اس مبارک نسخہ کے مطالعہ میں اپنی ہمت صرف کرے اور معارف کے موتی حاصل کرے۔ فقط۔

(دستخط) فقیر محمد بخش بقلم خود

"اشارات فریدی" جلد سوم ۱۳۲۰ھ میں مطبع مفید عام آگرہ میں چھپی تھی اور اس کے سرورق پر اس کا پورا نام "مقابیس المجالس المعروف اشارات فریدی" شائع ہوا۔

اشارات فریدی جلد سوم میں تعریفی کلمات

ان مکاتیب کے علاوہ جو آپ کے ملفوظات 'اشارات فریدی' میں شائع شدہ ہیں۔ آپ کے ارشادات میں حضرت مسیح موعود کی شان اقدس کے متعلق تعریفی کلمات بڑی کثرت سے موجود ہیں جو فارسی الفاظ میں ہیں جن میں سے بعض کا اردو ترجمہ نمونۃً ذیل میں پیش خدمت کیا جاتا ہے۔ یہ ارشادات "اشارات فریدی" حصہ سوم میں مرقوم ہیں۔

دعویٰ مسیحیت کی تصدیق

(ترجمہ):۔ اس کے بعد حضرت خواجہ صاحب نے مرزا صاحب کے بارہ میں فرمایا کہ مرزا صاحب نیک اور صادق مرد ہیں اور انہوں نے مجھے اپنے الہامات کی ایک کتاب (انجام آتھم) بھیجی ہے۔ اُن کا کمال اس کتاب سے ظاہر ہے۔ اسی اثنا میں علماء ظواہر میں سے کسی نے جو حضرت خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا حضرت اقدسؑ کے متعلق زبان طعن دراز کی اور آپ کا ردّ و انکار کیا۔ حضرت خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ نہیں نہیں! وہ مردِ صادق ہیں، مفتری اور کاذب نہیں۔ ان کا دعویٰ جعلی اور خود ساختہ نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ تم یہ کہہ سکتے ہو کہ ان سے بعض اپنے کشوف کے سمجھنے میں تھوڑی سی اجتہادی غلطی ہوئی ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ لوگوں نے تو انا الحق کہا ہے اور اگر وہ (یعنی مرزا صاحب) اپنے آپ کو مجدد اور عیسیٰ قرار دیں تو پھر بھی عبد ہی کہلاتے ہیں"۔

(صفحہ ۲۲۔ مطبوعہ آگرہ ۱۳۲۰ھ)

حضرت مسیح موعودؑ کے عدیم النظیر معارف قرآن اور سلاطین عالم کو دعوتِ اسلام

اس کے بعد فرمایا کہ مولوی حکیم نور الدین صاحبؓ جو آپ کے صادق الارادت اور راسخ العقیدہ مریدوں میں سے ہیں ایک دفعہ میرے پاس بہاولپور آئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ مَیں مرزا صاحب کا جو مرید ہوا ہوں ان کی اور کرامات کو دیکھ کر نہیں ہوا بلکہ یہ تین امر دیکھ کر ہوا ہوں۔

☆......اول یہ کہ حضرت مرزا صاحب نے ظاہری علم صرف و نحو کا شرح ملاّ تک پڑھا ہے اور وہ بھی انگریزوں کی ملازمت کے وقت دوسرے علماء کی مانند بھلا دیا تھا اور اب ایسے تبحر اور یگانہ روزگار عالم ہیں کہ قصائد عربی اور فارسی اور اردو کمال فصاحت اور بلاغت کے ساتھ چالیس چالیس شعر یکدفعہ بلا تامل لکھے چلے جاتے ہیں اور قرآن شریف کے معانی کے رموز جو کچھ ہم لوگوں کو معلوم ہیں وہ عموماً صوفیاء کی کتابوں ہی سے ہیں۔ خصوصاً فصوص الحکم اور فتوحات مکیہ شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی سے۔ مگر قرآن شریف کے وہ اسرار اور معانی جو ہم نے حضرت مرزا صاحب سے سنے ہیں نہ پہلے کسی کتاب میں دیکھے ہیں اور نہ سوائے حضرت مرزا صاحب کے کسی اور شخص سے سنے ہیں۔

☆......دوم یہ کہ ہم نے حضرت مرزا صاحب کو رات دن اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف و مشغول دیکھا ہے۔

☆......سوم یہ کہ دین اسلام کی اشاعت میں ایسے کمر بستہ ہیں کہ بے خوف و ہراس تمام ملکوں اور شہروں کے ملوک و سلاطین کو دعوتِ اسلام دی ہے۔ جیسا کہ ملکہ زمان بادشاہ لنڈن کو صلیب کی شوکت اور کفارہ اور تثلیث کے عقیدہ کو توڑنے کی غرض سے دین اسلام کی دعوت دی ہے اور بادشاہ جرمن اور فرانس اور روس کو بھی دعوت دی ہے کہ اپنے جھوٹے عقیدوں کو چھوڑ کر اسلام قبول کریں اور روم کے بادشاہ اور امیر عبد الرحمٰن کابل کے بادشاہ وغیرہ سب کو دعوت دی ہے کہ حمایت اسلام کریں اور کبھی ان کے دل میں کوئی خوف و ہراس نے راہ نہیں پائی"۔

('اشارات فریدی' جلد سوم صفحہ ۴۲ تا ۴۴)

☆......☆......☆

حضرت مسیح موعودؑ کی عالمگیر دعوتِ اسلام

حدیث کدعہ اور چاند و سورج گرہن کے آفاقی نشان کے ظہور پر اظہار مسرت

مقبوس نمبر ۲۷۔ بوقت عشاء منگل کی رات ۲۹ر ماہِ شعبان ۱۳۱۴ھ حضرت خواجہ صاحبؒ کی پابوسی و زیارت کا شرف حاصل ہوا جس سے بہتر کوئی خوش نصیبی اور عبادت نہیں ہے۔ اس نشست میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی اور آپ کے منکرین کی مذمت اور ردّو قدح کا ذکر چلا۔ ایک دانشمند حاضر تھا۔ اس نے حضرت مرزا صاحب کی تعریف و ثنا بیان کی جس سے حضرت خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ بہت مسرور ہوئے۔ اس کے بعد فرمایا کہ حضرت مرزا صاحبؑ تمام اوقات خدائے عزّ و جل کی عبادت میں گزارتے ہیں یا نماز پڑھتے ہیں یا قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں یا دوسرے ایسے ہی دینی کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور دینِ

اسلام کی حمایت پر اس طرح کمر ہمت باندھی ہے کہ ملکہ زماں لنڈن کو بھی دین محمدیؐ (اسلام) قبول کرنے کی دعوت دی ہے اور روس اور فرانس اور دیگر ملکوں کے بادشاہوں کو بھی

اسلام کا پیغام بھیجا ہے۔ اور ان کی تمام تر سعی و کوشش اس بات میں ہے کہ وہ لوگ عقیدہ تثلیث و صلیب کو جو کہ سراسر کفر ہے چھوڑ دیں اور اللہ تعالیٰ کی توحید اختیار کر لیں۔ اور اس وقت کے علماء کا حال دیکھو کہ دوسرے تمام جھوٹے مذاہب کو چھوڑ کر ایسے نیک مرد کے درپے ہوگئے ہیں جو کہ اہل سنت والجماعت میں سے ہے اور صراط مستقیم پر قائم ہے۔ اور ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔ اور یہ اس پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ ان کے عربی کلام کو دیکھو جو انسانی طاقتوں سے بالا ہے اور ان کا تمام کلام معارف و حقائق اور ہدایت سے بھرا ہوا ہے۔ وہ اہل سنت والجماعت اور دین کی ضروریات سے ہرگز منکر نہیں ہیں۔ اس کے بعد حضرت خواجہ صاحبؒ نے فرمایا کہ مرزا صاحب نے اپنے مہدی ہونے پر بہت سی علامات کی ہیں ان میں سے دو علامات انہوں نے خود اپنی کتاب ضمیمہ انجام آتھم میں درج کی ہیں۔ وہ نہایت اعلیٰ اور بدرجہ غایت ان کے دعویٰ مہدویت پر گواہ ہیں۔ ایک یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مہدی اس بستی میں ظاہر ہونگے جس کو کدعہ کہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی تصدیق کرے گا اور دُور دُور شہروں سے ان کے اصحاب جمع کرے گا جن کی تعداد اصحاب بدر کے برابر یعنی تین سو تیرہ ہوگی اور ان کے پاس کتاب ہوگی جس میں ان اصحاب کی تعداد اور ان کے نام اور ان کے شہروں کے نام اور ان کے اوصاف اس چھپی ہوئی کتاب میں درج ہونگے۔ یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

مہدی ایک ایسے گاؤں سے ظاہر ہوگا کہ لوگ اس کو کدعہ کہتے ہونگے اور کدعہ اصل میں قادیان کا معرب ہے۔

دوسری علامت یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث دار قطنی میں حضرت امام محمد باقرؒ سے مروی ہے کہ یقیناً ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے کسی مدعی کے لئے یہ دو نشان ظاہر نہیں ہوئے۔ یعنی رمضان شریف میں چاند کو اس کی پہلی رات گرہن لگے گا اور سورج کو اس کی درمیانی رات گرہن لگے گا۔ چونکہ ماہ اپریل ۱۸۹۴ء کو چھٹی تاریخ کو خسوف قمر اور کسوف شمس واقع ہو گیا ہے۔ پس حضرت مرزا صاحب نے اپنی طرف سے اتمام حجت کے لئے تمام دنیا کے اطراف واکناف میں ان معنوں کا اشتہار شائع کیا ہے کہ یہ پیشگوئی جو آنحضرت ﷺ نے مہدیٔ موعود کے ظاہر ہونے کے متعلق بیان فرمائی تھی اب پوری ہو گئی ہے۔

ہر ایک پر واجب ہے کہ میرے مہدی ہونے کو تسلیم کریں اور اقرار کریں۔ مگر اس زمانے کے مولویوں نے یہ طفلانہ سوال کیا ہے کہ حدیث شریف سے یہ معنی ظاہر ہوتے ہیں کہ رمضان شریف کی پہلی رات کو چاند گرہن ہوگا اور اسی ماہ رمضان میں سورج کو بھی گرہن ہوگا۔ اور یہ چاند گرہن رمضان کی تیرھویں تاریخ کو واقع ہوا ہے۔ اور سورج گرہن رمضان کی اٹھائیسویں تاریخ کو واقع ہوا ہے اور یہ بات حدیث شریف کے فرمان کے خلاف ہے۔ وہ کسوف خسوف کوئی اور ہوگا جو کہ مہدیٔ برحق کے زمانہ میں واقع ہوگا۔

اس کے بعد حضرت خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ نے فرمایا سبحان اللہ! سنئے! حضرت مرزا صاحب نے مذکورہ حدیث کے کیا معنی کئے ہیں اور منکر مولویوں کو کیا جواب دیا ہے؟ حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ حدیث شریف کے معنے یہ ہیں کہ ہمارے مہدی کی تائید اور تصدیق کے لئے دو نشان مقرر ہیں اس وقت سے کہ جب سے آسمان وزمین پیدا ہوئے۔ یہ دونوں نشان کسی مدعی کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے اور وہ دو نشان یہ ہیں کہ مہدیٔ موعود کے دعویٰ کے وقت چاند گرہن پہلی رات کو ہوگا اور وہ چاند گرہن کی تین راتوں میں سے پہلی رات یعنی تیرھویں رات ہے اور سورج گرہن کے دنوں میں سے درمیانہ دن یعنی ماہ رمضان کی اٹھائیسویں تاریخ ہے۔

اس کے بعد حضرت خواجہ صاحبؒ نے فرمایا کہ بے شک حدیث شریف کے معنے اسی طرح سے ہیں جس طرح حضرت مرزا صاحب نے بیان فرمائے کیونکہ چاند گرہن ہمیشہ مہینہ کی ۱۳ر یا ۱۴ر یا ۱۵ر تاریخ کو ہی واقع ہوتا ہے۔ اور سورج گرہن ہمیشہ مہینہ کی ۲۷ر، یا ۲۸ر یا ۲۹ر تاریخ کو ہی وقوع پذیر ہوتا ہے۔

پس چاند گرہن جو بتاریخ ۶ر ماہ اپریل ۱۸۹۴ء کو واقع ہوا ہے وہ ماہ رمضان المبارک کی

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson

Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

خطبہ جمعہ

ہر آنے والا سال برکتوں کے ساتھ ہمارا خیر مقدم کرے گا، ہر جانے والا سال برکتیں چھوڑ کر ہمارے لئے جائے گا

دشمن تکلیفیں پہنچاتا ہے پہنچاتا رہے، فضلوں کی راہ نہیں روک سکتا، نہیں روک سکتا، نہیں روک سکے گا۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۱۱ر مارچ ۱۹۹۴ء بمطابق ۱۱ر امان ۱۳۷۳ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ. هُوَالَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ . وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ. وَّآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ. وَهُوَالْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ. ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ. وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾ (سورة الجمعة آيات ١ تا ٥)

رمضان مبارک میں ایک لمبے انتظار کے بعد بالآخر وہ جمعہ جسے جمعۃ الوداع کہا جاتا ہے آ ہی جاتا ہے۔ لمبا انتظار اس لحاظ سے کہ وہ لوگ جنہیں نمازوں کی عادت نہ ہو، جنہیں جمعہ پہ جانے کی عادت نہ ہو، جنہیں روزے رکھنے کی عادت نہ ہو، ان کے لئے تو سال بھر میں یہ ایک ہی جمعہ ہے جو ان کے لئے سب قسم کی خوشیوں اور برکتوں کا پیغام لے کر آتا ہے۔ پس سارا سال اس جمعہ کا انتظار کرتے ہیں اور پھر رمضان مبارک میں اس جمعہ کا انتظار کرتے ہیں اور اس کا نام جمعۃ الوداع رکھا ہوا ہے۔ یعنی رخصت ہونے والا جمعہ یا رخصت کرنے والا جمعہ۔ اس طرح بالآخر وہ جمعہ آیا کہ رمضان رخصت ہوا اور رمضان کے نتیجے میں جو پابندیاں عائد ہوئی ہیں ان پابندیوں سے گویا چھٹکارا نصیب ہوا۔ ایک یہ وہ تصور ہے جو عامی تصور ہے اور ایک وہ تصور ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمایا کہ رمضان مبارک میں ہتھکڑیاں تو لگتی ہیں مگر شیطان کو۔ پابندیاں تو عائد ہوتی ہیں مگر شیطان پر اور مومن کے لئے تو یہ جنتوں کی خوشخبریاں لے کر آتا ہے۔ یہ دو متقابل، متصادم تصورات ہیں جو جب سے اسلام آیا ہے اسی طرح، اگر آغاز سے نہیں تو کچھ عرصے کے بعد مسلسل رائج چلے آرہے ہیں۔

جمعۃ الوداع کے متعلق جو یہ تقدس کا تصور ہے یہ مَیں نہیں جانتا کب سے شروع ہوا۔ لیکن جمعۃ الوداع کے تقدس کا جو تصور ہندوستان اور پاکستان اور دنیا کے دوسرے علاقوں کے مسلمانوں میں پایا جاتا ہے اس کی تاریخ بہت گہری دکھائی دیتی ہے۔ ایک لمبے عرصے سے روایتاً اس تقدس کے قصے چل رہے ہیں۔ اس خیال سے مَیں نے سوچا کہ اس دفعہ جب رمضان المبارک کے جمعۃ الوداع پر آپ سے بات کروں تو احادیث میں سے اس جمعہ کی برکتوں کا ذکر نکال کر خاص تحفہ آپ کے سامنے پیش کروں۔ لیکن بہت علماء بٹھائے، بہت کتابیں حدیثوں کی دیکھیں، اشارۃً بھی کہیں جمعۃ الوداع کا ذکر نہیں ملتا۔ جمعہ کی برکتوں کے متعلق مضامین احادیث میں بکثرت ملتے ہیں لیکن ہر جمعے کی برکت سے متعلق وہ مضامین ملتے ہیں۔ مگر یہ تصور کہ گویا مسلمان ایک آخری جمعہ کا انتظار کر رہے ہیں اور اس جمعہ میں برکتیں ڈھونڈنے کے لئے بے چین اور بے قرار ہوں یہ تصور احادیث نبوی میں، سنت میں، کہیں اشارۃً بھی مذکور نہیں۔

ہاں آخری عشرہ کی برکتوں کا ذکر بہت کثرت سے ملتا ہے اور جمعہ کی برکتوں کا سارے سال میں جہاں بھی، جب بھی جمعہ آئے اس کی برکتوں کا ذکر ملتا ہے۔ پس یہ بات مَیں آپ کے ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں کہ وہ مسلمان بھائی خواہ وہ جماعت سے تعلق رکھتے ہیں یا نہیں رکھتے، جن کو بدنصیبی سے نماز پڑھنے کی عادت نہیں، جو سال میں ایک ہی مقدس دن کی تلاش میں تھے اور آج اس دن کی خاطر غیر معمولی طور پر مساجد میں اکٹھے ہو گئے ہیں ان تک یہ میری آواز پہنچے گی۔ اور آج پہنچے گی پھر شاید نہ پہنچے کیونکہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ دوبارہ ان کو پھر مسجدوں میں آنے کی توفیق ملتی ہے کہ نہیں۔ لیکن اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مَیں ان کو بتاتا ہوں کہ جمعۃ الوداع کا کوئی خاص تقدس نہ قرآن میں مذکور ہے نہ احادیث میں مذکور ہے۔ نہ سنت سے ثابت ہے، نہ صحابہ کرامؓ کے عمل سے بعد میں ثابت ہے۔ پس جس دن کا آپ نے انتظام کیا تھا وہ تو اس پہلو سے خالی نکلا۔ لیکن جمعۃ المبارک کے تقدس کا بہت ذکر ملتا ہے۔ قرآن میں بھی ملتا ہے، احادیث میں بھی ملتا ہے اور یہ ہر جمعہ ہے جو ہر ہفتے آپ کے سامنے آتا ہے۔ اس کے علاوہ نمازوں کے تقدس کے ذکر سے تو قرآن بھرا پڑا ہے۔ جمعۃ الوداع تو سال میں ایک دفعہ آتا ہے۔ جمعۃ المبارک ہر ہفتے آتا ہے اور نماز دن میں پانچ مرتبہ آتی ہے۔ اور اس پانچ مرتبہ آنے والی چیز کا اس کثرت سے قرآن میں ذکر ہے کہ کسی اور عبادت کا اس طرح ذکر نہیں ہے۔ تو برکتوں سے بھرا ہوا نیک اعمال کا خزانہ ہے اس سے تو منہ موڑ لیتے ہو اور سارا سال ایک جمعے کا انتظار کرتے ہو۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے اس جمعے کی کوئی اہمیت کہیں مذکور نہیں تو کم سے کم اس جمعہ سے یہ برکت تو حاصل کر جاؤ۔ یہ جان لو کہ عبادت ہی میں برکت ہے، عبادت ہی میں خدا تعالیٰ کے فضل ہیں، عبادت ہی سے اس کی رضا وابستہ ہے، عبادت ہی سے دنیا کی خیر اور آخرت کی خیر وابستہ ہے۔ اور مومن کے لئے عبادت ہر روز پانچ مرتبہ فرض کی گئی ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں جب آپ مساجد کے پاس سے گزرتے ہیں تو اکثر آپ دیکھتے ہیں کہ مساجد بہت بڑی ہیں اور یوں لگتا ہے جیسے بے وجہ اتنی بڑی مساجد بنادی گئی ہیں۔ لیکن آج وہ دن ہے جب آپ کسی مسجد کے پاس سے گزر کے دیکھیں تو آپ حیران ہونگے کہ مسجدوں سے نمازی چھلک چھلک کر باہر آگئے ہیں۔ گلیاں بھر گئی ہیں۔ بعض بازار بند کرنے پڑے ہیں۔ لاہور ہو یا کراچی ہو یا دنیا کے اور بڑے بڑے شہر، وہاں مساجد کے باہر جو بازار یا ملحقہ گلیاں ہیں وہاں بعض دفعہ دیکھیں گے کہ سائبان لگائے گئے ہیں اور جگہ جگہ بلاک کر کے سڑکوں کو بند کیا گیا ہے کہ آج یہاں نمازی نماز پڑھ رہے ہیں۔ یہ وہ نمازی ہیں جن کے متعلق خدا تعالیٰ کو توقع ہے کہ ہر روز پانچ وقت جہاں مسجد میسر آئے وہاں جا کر نماز پڑھیں گے۔ اب اس سے آپ اندازہ کریں کہ ایک وہ تصور ہے جو قرآن اور سنت کا ہے عبادتوں کے متعلق، رحمتوں اور برکتوں کے متعلق، رضوان اللہ کے متعلق اور ایک وہ ہے جو عام دنیا میں رائج ہے اور مسلمان سمجھتے ہیں کہ یہی ایک گُر ہے نجات پانے کا۔ ان دونوں میں کتنا فرق ہے۔

حقیقی نجات خدا کی اطاعت میں ہے اور خدا کی اطاعت عبادت کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتی۔ عبادت پہلا دروازہ ہے جو اطاعت کے لئے قائم فرمایا گیا ہے۔ اس دروازے سے داخل ہوگے تو پھر ساری اطاعتوں کی توفیق میسر آسکتی ہے۔ جس نے یہ دروازہ اپنے اوپر بند کر لیا اس کے لئے کوئی اطاعت نہیں ہے۔ نماز کی اہمیت کے اوپر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اتنا زور دیا ہے اور پھر نماز باجماعت کی اہمیت پر کہ ایک موقعہ پر صبح کی نماز کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو اس وقت بھی (صبح کی نماز کے وقت) کچھ لوگ ہیں جو گھروں میں سوئے پڑے ہیں اور اگر خدا کی طرف سے مجھے اجازت ہوتی تو مَیں یہ باقی جو نمازی تھے ان کے سروں پر لکڑیوں کے گٹھے اٹھواتا اور ان کو ان کے گھروں میں جلا دیتا مگر مجھے اس کی اجازت نہیں ہے۔ مَیں داروغہ نہیں بنایا گیا۔

اب حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بڑھ کر شفیق دل آپ کو دنیا میں ڈھونڈے سے کہاں ملے گا، تصور میں نہیں آسکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ﴾ یہ فرما کر فرمایا ﴿بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ جب بھی خدا کے بندوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے۔ یعنی اے لوگو! خدا کے بندو! ﴿عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ﴾ اس پر تمہاری تکلیف بہت شاق گزرتی ہے۔ یہ

خطاب کا پہلا حصہ عام ہے۔ پھر فرمایا جہاں تک مومنوں کا تعلق ہے ﴿بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾ وہ تو جیسے اللہ اپنے بندوں پر رؤف اور رحیم ہے، جیسے اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے اور بار بار رحم لے کر آتا ہے اس طرح مومنوں پر تو یہ رسول رؤف بھی ہے اور رحیم بھی ہے۔ اس رسول کے منہ سے یہ کلمہ نکلا ہے کہ اگر مجھے یہ اجازت ہوتی تو میں لکڑیوں کے گٹھے اٹھوا کر ان نمازیوں کو ساتھ لے کر چلتا اور جو بے نماز ہیں ان کو ان کے گھروں میں جلا دیتا۔

دراصل اس میں ایک پیغام ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو عبادت نہیں کرتے وہ آگ کا ایندھن ہیں اور بہتر ہے کہ اس دنیا میں جل جائیں بہ نسبت اس کے کہ مرنے کے بعد کی آگ میں ڈالے جائیں۔ یہ حقیقی پیغام ہے اور عبادت ہی ہے جس کے ساتھ ساری نجات وابستہ ہے۔ پس وہ لوگ جو آج اس جمعے کی برکت ڈھونڈنے کے لئے جوق در جوق مساجد کی طرف آئے ہیں ان کو اندر جگہ نہیں ملی تو باہر گلیوں میں بیٹھے ہوئے ہیں ان سب تک، جن تک بھی یہ آواز پہنچے، میں یہ پیغام پہنچاتا ہوں کہ ہماری عبادت روزمرہ کی پانچ وقت کی عبادت ہے اور ہر دفعہ جب اذان کی آواز بلند ہوتی ہے تو مومن کا فرض ہے کہ اپنے گھروں کو چھوڑے اور اس مسجد کی طرف چل پڑے جہاں سے عبادت کے لئے بلایا جا رہا ہے۔ "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ" "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ"۔ پانچ مرتبہ یہ آوازیں سنتے ہو کہ دیکھو نماز کی طرف چلے آؤ۔ نماز کی طرف چلے آؤ۔ کامیابیوں کی طرف چلے آؤ، کامیابیوں کی طرف چلے آؤ۔ اور پھر بھی جواب نہیں دیتے۔ پس وہ لوگ جن کو مساجد تک پہنچنے کی توفیق ہے اور توفیق کا معاملہ بندے اور خدا کے درمیان ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ فلاں کو توفیق ہے یا نہیں ہے۔ بعض دفعہ ایک بیماری دوسرے کو دکھائی دے نہیں سکتی۔ ایک آدمی کہتا ہے کہ میں بیمار ہوں۔ وہیں انسان کا قدم رک جانا چاہئے کہ ٹھیک ہے اگر تم بیمار ہو تو تمہارا معاملہ تمہارے خدا کے ساتھ اور ہمارا معاملہ ہمارے خدا کے ساتھ۔ لیکن ہر شخص خود جانتا ہے کہ اسے توفیق ہے کہ نہیں۔ پس جسے بھی توفیق ہے اس کا فرض ہے کہ پانچ وقت مساجد میں جا کر عبادت بجالائے اور اگر پانچ وقت مساجد میں نہیں جا سکتا تو جہاں اس کو توفیق ہے وہیں مسجد بنا لے۔ جہاں اس کے لئے ممکن ہو باجماعت نماز پڑھے یا پڑھائے اور اپنے ساتھ عزیزوں کو یا دوسروں کو اکٹھا کر لے تاکہ اس کی نمازیں باجماعت ہو جائیں۔ جو شخص اس بات کا عادی ہو جائے گا جس کے دل میں ہر وقت یہ طلب اور بیقراری ہو کہ میری ہر نماز باجماعت ہو جائے، اس کے لئے یہ خوشخبری ہے کہ وہ نمازیں جو باجماعت ممکن نہیں ہوں گی ان کے متعلق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا فرمان ہے کہ اگر وہ اذان دے کر باجماعت نماز کی نیت سے کھڑا ہو جائے گا تو کوئی اور اس کے ساتھ شامل ہونے والا نہ بھی ہوگا تو اللہ آسمان سے فرشتے اتارے گا، وہ اس کے پیچھے نماز ادا کریں گے اور اس کی نماز، نماز باجماعت ہی رہے گی۔ تو یہ وہ برکت ہے جو ہر روز پانچ دفعہ آپ کے سامنے آتی ہے اس سے منہ موڑ لیتے ہیں اور سال میں ایک دفعہ جو جمعہ آرہا ہے اس کی طرف توجہ ہے کہ وہی دن ہمارے بخشوانے کا دن ہے۔ اور کیا پتہ کوئی کس دن مرتا ہے یہ بھی تو سوچو! کیا ضرور جمعے کے معاً بعد، بخشوانے کے بعد ہی تم نے مرنا ہے۔ حالانکہ جمعۃ الوداع کے ساتھ کسی بخشش کا ذکر مجھے تو نہیں ملا۔ لیکن اگر ہو بھی تو سال میں جو باقی تین سو نسٹھ دن پڑے ہیں ان دنوں میں عزرائیل بے کار کب بیٹھتا ہے۔ کیا مقدر اور لازم ہے کہ تم جمعے کے دن بخششیں کروانے کے بعد مروگے!! پس موت تو ہر وقت آسکتی ہے۔ اس کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ کوئی دن مقرر نہیں۔ تو روزمرہ کی پانچ وقت کی نمازیں اس لئے آتی ہیں کہ تم بخشی ہوئی حالت میں، دُھلی ہوئی، پاک حالت میں یہاں سے روانہ ہو۔

پس اس پہلو سے جماعت کو میں نماز باجماعت کی طرف متوجہ کرتا ہوں اور وہ دوسرے مسلمان بھائی بھی جو رفتہ رفتہ ہمارے جمعہ میں ٹیلی ویژن کے ذریعے شامل ہو رہے ہیں اور یہ رجحان دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ ان کو بھی میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ آپ خود بھی اس طرف توجہ فرمائیں اور اپنے بھائی بندوں کو دوسروں کو بھی یہ پیغام پہنچا دیں کہ روزمرہ کی پانچ وقت کی نمازوں کا قیام کرنا یہ قرآن کریم کے پیغامات کی جان ہے اور اگر مسلمان اس بات پر قائم ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تمام دنیا میں مسلمانوں کی اصلاح کا ایک ایسا نظام جاری ہو جائے گا جس سے خدا کے فضل سے اسلام کو وہ پرانی کھوئی ہوئی ظاہری عظمت اور شوکت بھی مل جائے گی کیونکہ ظاہری عظمت اور شوکت کا اصل تعلق اندرونی روحانی عظمت اور شوکت سے ہے۔ اگر اندرونی روحانی عظمت اور شوکت بحال ہو جائے تو ظاہری عظمت نے پیچھے آنا ہی آنا ہے۔ اگر اندرونی روحانی عظمت اور شوکت بحال نہ ہو تو ظاہری شوکت کے پیچھے آپ جتنا چاہیں چکر لگائیں کچھ حاصل بھی کرلیں گے تو بے معنی ہوگی، بے روح کے جسم ہوگا۔ خدا کے نزدیک اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوگی۔ پس اپنے اندرونوں کو سنواریں اور اندرونی عظمت کے پیچھے دوڑیں۔ اللہ تعالیٰ وہ عظمت عطا فرمائے جس کے متعلق خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے ﴿اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ﴾ تم میں سے سب سے معزز انسان وہ ہے، سب سے عظیم شخص وہ ہے اور اللہ کی نظر میں ہے جو زیادہ متقی ہو۔ پس تقویٰ کے تقاضے تو عبادت کے بغیر پورے نہیں ہو سکتے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ اس طرف توجہ فرمائیں گے۔

حقیقی نجات خدا کی اطاعت میں ہے اور خدا کی اطاعت عبادت کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتی۔

جمعہ کے دن جو برکتوں کا ذکر ملتا ہے وہ میں آپ کے سامنے ایک حدیث سے اس کی مثال رکھتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا۔ یہ روایت ہے ابو لبابہ بن عبدالمنذر کی، سنن ابن ماجہ باب فی فضل الجمعہ سے لی گئی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ "جمعہ تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے پاس اس کی بڑی عظمت ہے اور وہ اللہ کے نزدیک یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر سے بھی زیادہ عظمت والا ہے"۔

اب یہ وہی بات ہے کہ جمعۃ الوداع کے علاوہ عیدین کی بڑی عظمت ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ عیدین سے زیادہ ہر جمعہ کی عظمت خدا تعالیٰ کے نزدیک ہے۔ اور اس میں پانچ خوبیاں ہیں۔ اول اللہ تعالیٰ نے آدم کو اس میں پیدا کیا (یعنی آدم کو جمعہ کے دن مبعوث فرمایا گیا) اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم کو زمین کی طرف بھیجا۔ پہلی بات کا تعلق بعثت سے نہیں۔ اس آدم کی پیدائش سے ہے جس نے مبعوث ہونا تھا تو فرمایا وہ آدم پیدا بھی جمعہ کے دن ہوا اور اس کی بعثت بھی اسی دن ہوئی اور روحانی منصب پر جمعہ ہی کے دن فائز فرمایا گیا اور اسی دن اللہ نے آدم کو وفات دی۔ جیسا کہ مسیح کے متعلق آتا ہے کہ ﴿سَلٰمٌ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا﴾ وہی حال آدم کا تھا۔ اور قرآن کریم میں مسیح کو آدم سے مشابہت دی گئی ہے۔ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ اس مشابہت کا اطلاق ان سب باتوں پر بھی ہو رہا ہے۔ پہلا آدم جس کو مسیح سے مشابہت دی گئی ہے اس کی پیدائش کا دن بھی مبارک تھا، اس کی موت کا دن بھی مبارک تھا اور وہ بھی برکتوں کے ساتھ دوبارہ اٹھایا جائے گا۔ کیونکہ یہاں بعد میں اٹھانے کا ذکر تو نہیں لیکن جس دن مبعوث کیا گیا اس کا ذکر ہے اور جو شخص دنیا میں مبعوث کیا جاتا ہے آخر میں بھی وہ اسی طرح برکتوں کے ساتھ مبعوث فرمایا جائے گا۔

روزمرہ کی پانچ وقت کی نمازوں کا قیام کرنا یہ قرآن کریم کے پیغامات کی جان ہے اور اگر مسلمان اس بات پر قائم ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تمام دنیا میں مسلمانوں کی اصلاح کا ایک ایسا نظام جاری ہو جائے گا جس سے خدا کے فضل سے اسلام کو وہ پرانی کھوئی ہوئی ظاہری عظمت اور شوکت بھی مل جائے گی کیونکہ ظاہری عظمت اور شوکت کا اصل تعلق اندرونی روحانی عظمت اور شوکت سے ہے۔

چوتھی بات یہ بیان فرمائی گئی ہے، اسی دن وہ ساعت ہے کہ بندہ اللہ سے سوال نہیں کرتا مگر اللہ اسے وہ سب کچھ عطا کرتا ہے جب تک کہ وہ کسی حرام کے متعلق نہیں مانگتا۔ جمعے کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ فیض عام کی گھڑی ہے۔ اس گھڑی میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی انکار نہیں ہوتا مگر حرام مطالبے کا، حرام دعا کا۔ پس اگر تمہاری دعائیں نیک ہیں تو جمعے کے دن خصوصیت سے ہر وقت کوشش رہتی ہے کہ ان موانع کو جو جمعہ کے رستے میں حائل ہیں یعنی ان روکوں کو جن کی وجہ سے وہ جمعہ نہیں پڑھ سکتے کس طرح دور کریں۔

یہ بات میں نے خصوصیت سے اہل مغرب کے لئے کہی ہے جہاں جمعہ کا دن روزمرہ کے کام کا دن ہے۔ اور پہلے بھی میں نے جماعت کو نصیحت کی تھی کہ کم سے کم اتنی کوشش تو ضرور کریں کہ تین جمعے اکٹھے ناغہ نہ کریں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تین جمعہ اکٹھا ناغہ کرنے والوں کے لئے بہت انذار فرمایا ہے اور سخت لفظ آئے ہیں۔ اس لئے اگر اپنے ایمان کی حفاظت چاہتے ہو تو اول تو ہر جمعہ پڑھنا ضروری ہے لیکن اگر نہیں پڑھ سکتے تو ایک جمعہ تو ہر صورت میں پڑھو خواہ چھٹی لینی پڑے۔ لیکن جب یہ میں نے تحریک کی تھی اس کے بعد سے مجھے جو اطلاعیں ملی ہیں بہت بڑی تعداد جماعت کی ایسی ہے جنہوں نے اُس وقت لبیک کہا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے رستے آسان فرما دئے۔ بہت سے طلبہ تھے اور طالبات بھی تھیں جنہوں نے اپنے اساتذہ کے سامنے جا کر یہ

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بات پیش کی اور اساتذہ نے ان کی بات مان لی اور جن کی بات نہیں مانی گئی ان کے ماں باپ نے کہا کہ ہم تین میں سے ایک جمعہ تو بہر حال ضرور اس کو گھر میں لے کے آئیں گے، تم جو چاہو کرو۔ اور ایسے ہی کرتے رہے۔ بعض ایسے بھی مخلصین تھے جنہوں نے اپنے ان دفتروں سے استعفے دے دئے، ان ملازمتوں سے استعفے دے دئے جن میں ان کو جمعہ کی اجازت نہ تھی۔ اور بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے ان سے بہتر رزق کے سامان مہیا فرمادئے۔ تو یہ ایک بہت ہی اہم برکت ہے جو ہر جمعہ سے وابستہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں ان میں سے ایک برکت یہ ہے کہ اس دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ خدا کی طرف سے انکار نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ حرام کام کا خدا سے مطالبہ کیا جائے اور یہ عرض کیا جائے کہ یہ حرام کام کرنے دیا جائے۔ اور اسی دن شفاعت قائم ہوگی۔ یہ بہت ہی اہم مضمون ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن بنایا ہے یعنی وہ گنہگار جن کی کمزوریاں رہ گئی ہیں وہ کوشش تو کرتے رہے کہ کسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت پر چلیں۔ مگر بعض ایسے موانع تھے، بعض ایسی مجبوریاں تھیں جن کی وجہ سے ان کا عمل نامہ ایسے مقام سے نیچے رہ گیا جہاں جاکر نجات ملتی ہے۔ یعنی دوسرے لفظوں میں ان کی برائیاں، کچھ ان کی خوبیوں پر غالب رہیں۔ ایسے لوگ بھی ہیں۔ ایسے لوگوں کی شفاعت کے لئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ایک خاص مرتبہ اور مقام بخشا گیا ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اسی دن شفاعت قائم ہوگی۔ کوئی مقرب فرشتہ نہیں اور نہ ہی آسمان اور نہ زمین اور نہ ہوائیں اور نہ پہاڑ اور نہ سمندر مگر یہ سب جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں۔ یہ ساری خوبیاں جمعے کے تعلق میں آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بیان فرمائیں۔

شفاعت جمعے کے دن ہی بانٹی جائے گی۔ جو جمعہ سے غیر حاضر ہیں ان بے چاروں کو تو پتہ ہی نہیں کہ شفاعت ہوتی کیا ہے۔ پس وہ لوگ جو شفاعت کی تمنا رکھتے ہیں ان کے لئے اور بھی زیادہ ضروری ہے کہ وہ جمعہ سے خاص تعلق قائم کریں۔

پس شفاعت کے لئے بھی ضروری ہے کہ جمعے سے تعلق جوڑو کیونکہ شفاعت کا مطلب ہے ایک چیز کو جو بیچ میں ٹوٹ گئی ہو دوسری کے ساتھ جوڑ دیا جائے۔ ایک شخص نجات تک پہنچتے پہنچتے رہ گیا ہے اور کچھ فاصلہ بیچ میں ہے تو رحم کرتے ہوئے شفقت فرماتے ہوئے وہاں سے اس رسی کو پکڑا جائے اور شفاعت سے جوڑ دیا جائے یعنی اس مقام سے جوڑ دیا جائے جہاں جا کے اس نے نجات پا لینی تھی یعنی "دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا" ہو اور انسان کی طاقت ختم ہو جائے وہاں تک نہ پہنچ سکے تو اوپر سے ایک ہاتھ آئے اور اسے اٹھا کر بام تک پہنچا دے یعنی چھت تک پہنچا دے۔ یہ شفاعت ہے۔ تو جمعے کے دن جو آئے گا اسی کو شفاعت ملے گی۔ کیونکہ شفاعت جمعے کے دن ہی بانٹی جائے گی۔ جو جمعہ سے غیر حاضر ہیں ان بے چاروں کو تو پتہ ہی نہیں کہ شفاعت ہوتی کیا ہے۔ پس وہ لوگ جو شفاعت کی تمنا رکھتے ہیں ان کے لئے اور بھی زیادہ ضروری ہے کہ وہ جمعہ سے خاص تعلق قائم کریں۔

اور پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ وہ دن ہے کہ سب خدا کے مقرب اس دن سے ڈرتے ہیں اور فرشتے بھی اور ہوائیں اور پہاڑ اور سمندر بھی۔ یہ کیا وجہ ہے؟ اس دن میں وہ کون سی ہیبت پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے لوگ اس دن کا خوف کھاتے ہیں؟ یہاں دراصل خوف کھانا احترام کے معنوں میں ہے۔ اس دن کا مرتبہ اتنا ہے کہ اس دن کی بے حرمتی سے ڈرتے ہیں۔ یہ مراد ہے۔ ورنہ تو اس کے کوئی معنے نہیں بنیں گے۔ ایک طرف برکتیں بیان کی جارہی ہوں اور کشش پیدا کی جارہی ہو، لوگوں کو بلایا جارہا ہو، آؤ اس دن سے برکتیں پاؤ اور دوسری طرف یہ اعلان ہو رہا ہو کہ بہت خطرناک دن ہے۔ خبردار! بڑے بڑے مقرب فرشتے بھی اس دن سے ڈر جاتے ہیں۔ پہاڑ بھی ڈرتے ہیں اور سمندر بھی ڈرتے ہیں اور زمین کی سطح بھی ڈرتی ہے۔ تو یہ اعلان سوائے اس کے اور کوئی معنے نہیں رکھتا کہ اس دن کی حرمت سے ڈرتے ہیں۔ یہ دن جو محرم بنایا گیا ہے اس کی عزت اور اس کے احترام کے قیام میں جو کوتاہی ہو سکتی ہے اس سے ڈرتے ہیں۔ وہ ڈرتے ہیں کہ یہ نہ ہو کہ اس دن کے ہم تقاضے پورے نہ کر سکیں۔ پس یہ مراد ہے کہ اگر مقربین کو بھی خوف ہے کہ اس دن کے تقاضے پورے کرنے میں اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان کو توفیق ملتی ہے کہ نہیں تو عامۃ المسلمین، عام انسان کو تو اور بھی زیادہ ڈرنا چاہئے کیونکہ اس سے تو اس دن کے تقاضے پورے کرنا بظاہر ممکن دکھائی نہیں دیتا۔ اس کی طاقت سے بڑھی ہوئی بات دکھائی دیتی ہے۔ پس یہ بھی اللہ ہی کے فضل کے ساتھ عطا ہوتا ہے۔ اگر آپ دعائیں کرتے رہیں اور اس مضمون کو سمجھ کر جمعہ کی عظمت اور احترام کو قائم کرنے کی کوشش کریں تو پھر اللہ مدد فرمائے گا۔ ہر توفیق اسی سے ملتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال ہوا تھا کہ جمعہ کے دن یا جمعۃ الوداع کے دن لوگ تمام گزشتہ نمازیں جو ادا نہیں کیں پڑھتے ہیں کہ ان کی تلافی ہو جائے، اس کا کوئی جواز ہے کہ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ: "ایک فضول امر ہے مگر ایک دفعہ ایک شخص بے وقت نماز پڑھ رہا تھا۔ کسی شخص نے حضرت علیؓ کو کہا کہ آپ خلیفہ وقت ہیں اسے منع کیوں نہیں کرتے۔ فرمایا کہ مَیں ڈرتا ہوں کہ کہیں اس آیت کے نیچے ملزم نہ بنایا جاؤں ﴿اَرَأَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی﴾ کہ کیا تُو نے اس شخص کا حال نہیں دیکھا ﴿یَنْهٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی﴾ خدا کے بندوں کو روکتا ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ تو ان نمازوں کی تائید میں کچھ نہیں فرمایا۔ یہ نہیں فرمایا کہ کرنے دو ٹھیک ہے عمر بھر کی چھٹی ہوئی نمازیں پڑھ لے گا تو ٹھیک ہے، فرمایا نہیں ہوگا ٹھیک مگر مجھ میں یہ جرأت نہیں کہ کوئی نماز پڑھ رہا ہوں اور اس سے روک دوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہاں اگر کسی شخص نے عمداً نماز اس لئے ترک کی ہے کہ قضائے عمری کے دن پڑھ لوں گا تو اس نے ناجائز کیا ہے اور اگر ندامت کے طور پر تدارک مافات کرتا ہے تو پڑھنے دو"۔ اگر شرمندہ ہوا ہے، اس کو احساس ہی بہت بعد میں ہوا ہے اور سمجھتا ہے کہ مجھے تو ہوش اب آئی ہے جب کہ بہت کچھ مَیں اپنی عمر کا حصہ ضائع کر بیٹھا اور نمازیں جو مَیں نے نہیں پڑھیں مَیں کسی طرح ان سب کو دہرا لوں۔ تو فرمایا اگر یہ ندامت کے جذبے سے بات پھوٹی ہے، اگر شرمندگی کا احساس ہے تو پھر پڑھنے دو، ہو سکتا ہے اللہ اس ندامت کو قبول فرمالے، ہمیں اس سے کیا۔ ہمارا یہ کام نہیں کہ اس میں دخل دیں۔ فرماتے ہیں:

"پڑھنے دو، کیوں منع کرتے ہو۔ آخر دعا ہی کرتا ہے۔ ہاں اس میں پست ہمتی ضرور ہے"۔

یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ کم ہمتی کا کام ہے۔ جو وقت نمازوں کے مقرر تھے ان کو تو کھو دیا اور بعد میں ندامت محسوس کی جبکہ بہت دیر ہو چکی تھی وقت گزر چکا تھا۔ پھر فرماتے ہیں:

"پھر دیکھو منع کرنے سے کہیں تم بھی اس آیت کے نیچے نہ آجاؤ جس آیت کا ذکر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نیک کام خواہ کوئی صحیح کر رہا ہو یا غلط کر رہا ہو، برمحل کر رہا ہو یا بے محل کر رہا ہو۔ اس سے روکنے سے احتراز کرنا چاہئے، کر بیٹھے تو اسے سمجھانے کی کوشش ضرور کرو۔

پس یہ جمعۃ الوداع کی برکتوں کا مضمون تھا۔ لیکن ان کی کچھ ایسی برکتیں ہیں جن کا تعلق کل عالم ہی سے نہیں بلکہ ہر زمانے سے ہے اور وہ برکتیں وہ ہیں جو اولین کو آخرین سے ملانے والی ہیں۔ وہ برکتیں ہیں جن برکتوں کے دور سے ہم آج گزر رہے ہیں۔ یہ جمعہ کا دن جماعت کی تاریخ میں ایک خاص برکت کا دن ہے۔ روزمرہ کا جمعہ تو برکتوں والا ہوتا ہی ہے لیکن یہ جمعہ جو آج کا جمعہ ہے یہ ایک ایسا جمعہ ہے جس کی برکت تاریخ سے ثابت ہے۔ خدا تعالیٰ کی جو سنت اس دَور میں جاری ہوئی ہے، اس سے ثابت ہے۔ وہ اس طرح کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو چاند اور سورج گرہن کی پیشگوئی فرمائی تھی اور وہ پیش گوئی اس بات کی علامت تھی کہ وہ مہدی جس کے حق میں آسمان اس طرح گواہی دے گا اس کی وہ جماعت ہوگی جس کے متعلق قرآن کریم میں یہ ذکر ملتا ہے

ہم اس دور سے گزر رہے ہیں کہ وہ ساری برکتیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بارش کی طرح برسی ہیں ہم اسی زمانہ سے گزرتے ہوئے ان کی یادوں سے مست ہیں۔

﴿وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ کہ یہ وہ لوگ ہیں جو آخر میں آئیں گے، ابھی تک صحابہ سے نہیں مل سکے مگر پھر صحابہ سے مل جائیں گے۔ یہ ان کے لئے خوشخبری ہے۔ وہ جس سچے وجود کے متعلق خوشخبری دی گئی تھی اس کے حق میں آسمان نے گواہی دینی تھی اور وہ گواہی ایک لمبے انتظار کے بعد دی گئی۔ یہ واقعہ اس طرح ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ فرمایا کہ مَیں وہ مہدی ہوں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا مہدی ہے تو اس وقت سب کی نظریں اس آسمانی نشان پر لگ گئیں اور علماء کی طرف سے بکثرت مطالبے شروع ہو گئے کہ اگر تم وہی مہدی ہو تو وہ نشان تو دکھاؤ۔ وہ آسمانی گواہیاں تو لاؤ جن آسمانی گواہیوں نے مہدی کی تصدیق کرنی تھی۔ اور وہ کیا تھیں؟ وہ اس حدیث میں درج ہیں جس کے الفاظ میں آپ کے سامنے پڑھ کر رکھتا ہوں۔

"اِنَّ لِمَهْدِیِّنَا آیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. یَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلَ

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

لَیْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْهُ.وَلَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ"۔(سنن دارقطنی باب صفة صلوٰة الخسوف والکسوف و هیئتهما)

کہ ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں ہمارا مہدی ہوگا وہ۔ تم ہم سے اس کو کاٹ نہیں سکتے۔ جس کے حق میں آسمان گواہی دے گا۔ چاند اور سورج گرہن کئے جائیں گے۔ رمضان میں یہ واقعہ ہوگا۔ کون ہے جو اس کو ہم سے کاٹ کر الگ کر سکے۔ وہ ہمارا مہدی ہے، ہمارا ہی مہدی رہے گا۔ اتنے پیار سے یہ پیشگوئی فرمائی اور پیشگوئی کا ملخص یہ تھا کہ چاند کو اپنی گرہن کی تاریخوں میں پہلی تاریخ کو یعنی تیرہ تاریخ کو گرہن لگے گا اور سورج کو اپنی گرہن کی تاریخوں میں درمیانے دن یعنی اٹھائیسویں کو گرہن لگے گا اور یہ واقعہ رمضان مبارک میں ہوگا۔ اور اس سے پہلے امام مہدی کا دعویدار ظاہر ہو چکا ہوگا۔ اور یہ وہ نشانی ہے جو کبھی کسی اور خدا کی طرف سے آنے والے نے اپنے حق میں پیش نہیں کی۔ "لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض" بحیثیت نشان یہ کسی اور کے حق میں ظاہر نہیں ہوئی۔ یہ پس منظر ہے جس کو مدنظر رکھیں۔

الفضل میں اس سے متعلق ایک بہت پیارا مضمون اعظم اکسیر صاحب کا شائع ہوا تھا۔ اس میں وہ ذکر کرتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے ایک عرصے کے بعد علماء مطالبے کر رہے تھے، ایک عام شور تھا کہ چاند اور سورج گرہن کی پیشگوئی پوری ہو تو ہم جانیں کہ یہ سچا ہے۔ تو اس وقت ۱۸۹۴ء میں رمضان مبارک میں تیرھویں رات کا چاند گہنایا گیا اور اس سے ایک عام شور برپا ہو گیا۔ کچھ توقعات جاگ اٹھیں، کچھ لوگ جو اس سے تکلیف محسوس کرتے تھے انہوں نے بددعاؤں میں تیزی کر لی اور ان کے دلوں میں خوف و ہراس پھیل گیا کہ یہ نہ ہو کہ رمضان کے مہینے میں ایک مہدی کے حق میں جیسا کہ چاند نے گہنا کر گواہی دی ہے سورج بھی یہ گواہی نہ دے دے۔ اگر ایسا ہو گیا تو ہم کیا جواب دیں گے۔ بہت دور دور سے احمدیوں کو یہ شوق پیدا ہوا کہ ہم بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام پر جا کر آپ کے ساتھ اس بستی میں اس گرہن کو دیکھیں۔ جن کا ان کو یقین تھا کہ اٹھائیس تاریخ پر ہو نہیں سکتا کہ سورج گرہن نہ لگے۔ چنانچہ تین ایسے مسافروں کا ذکر اعظم اکسیر صاحب نے کیا ہے۔ (بات جو زبانی مجھے یاد ہے وہ اتنی ہی ہے کہ) ایک مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب ہوا کرتے تھے، کسی ریاست میں وزیر تھے۔ ان کے دو بیٹے اور ان کے ایک دوست (یہ طالبعلم تھے) ان تینوں کا قافلہ لاہور سے قادیان کے لئے روانہ ہوا اور وہ سورج گرہن جس تاریخ کو لگنے کی توقع تھی یعنی اٹھائیس کو اس سے ایک دن پہلے وہ مارا مار بٹالے تک پہنچے کہ دوسرے دن صبح ہی سورج نکلنے سے پہلے پہلے وہاں پہنچ جائیں گے۔ مگر کوئی تانگہ، کوئی یکہ تیار نہ ہوا۔ وہ بیچارے پھر پیدل چل پڑے اور سحری کے وقت جا کر وہ قادیان پہنچے۔ اور اس طرح احمدیوں میں ایک عام رجحان پیدا ہو چکا تھا کہ اس دن کو خصوصیت سے قادیان میں گزاریں اور اس نشان کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ اب دیکھیں اللہ کی کیسی شان ہے کہ خدا نے ان توقعات کو کیسے پورا فرمایا۔ اسی دن صبح زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا۔ نو بجے سورج گہنایا گیا اور سب کی آنکھیں اس طرف تھیں اور نماز کسوف و خسوف بھی شروع ہو گئی تھی اور دلوں میں جو کیفیت ہوگی ہم اس کا تصور نہیں کر سکتے۔

حیرت انگیز بات ہے تیرہ سو سال پہلے ایک پیشگوئی تھی کہ ہمارے مہدی کے لئے آسمان اس طرح گواہی دے گا۔ ایک گواہی آچکی تھی دوسری پر نظریں تھیں اور اس دن قادیان میں انہوں نے یہ عجیب نظارہ دیکھا کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم، اصدق الصادقین کی پیشگوئی کے عین مطابق بعینہ اسی طرح ہوا جیسا فرمایا گیا تھا۔ شروع میں وہ سورج ذرا ہلکا گہنایا گیا تھا اور اس پر کچھ صحابہ نے باتیں شروع کر دیں کہ لو جی یہ تو ہلکا سا ہے یہ نہ ہو مولوی کہیں کہ گہنایا ہی نہیں گیا، تمہیں وہم ہے۔ لیکن ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ پورا سورج گہنا گیا اور نو سے گیارہ بجے تک یہ عجیب نظارہ وہاں ان لوگوں نے دیکھا۔ یہ وہ پیشگوئی ہے جس کے پورا ہونے پر آج ایک سو سال گزر چکے ہیں۔ اور یہ رمضان ہے کہ سو سال بعد اس طرح پھر آیا ہے، ان پیشگوئیوں کے نشان ہمارے تک لایا ہے۔ اور عجیب بات ہے کہ جمعہ نے اس میں ایک خاص کردار ادا کیا ہے اور وہ یہ کہ جو چاند گہنایا گیا اس مہینے میں وہ جمعرات کا دن غروب ہونے کے بعد جمعہ کی رات شروع ہونے پر گہنایا گیا اور جو سورج گہنایا گیا تھا (یعنی مَیں یہ بتا رہا ہوں کہ گہنایا گیا) کی تاریخ اس طرح بنتی ہے کہ تیرہ تاریخ جو اس زمانے میں تھی وہ جب اس رمضان میں آئی تو جمعرات کا دن ختم ہو چکا تھا، جمعہ کی رات شروع ہو گئی تھی اور ہم نے جو جشن منایا وہ دراصل جمعہ ہی کی رات کو جشن منایا ہے اور آج جب کہ سورج گہنانے کا دن آیا ہے، اٹھائیس تاریخ آئی ہے تو آج جمعہ کا دن ہے۔

تو وہ جمعہ جو غیر معمولی طور پر جماعت احمدیہ کے لئے برکتوں کے لئے مقرر ہو چکا ہے جو بھر بھر کے برکتیں لاتا ہے اور ہم پر انڈیلتا ہے یہ وہ جمعہ ہے جس کے ساتھ ہماری بہت سی برکات وابستہ ہیں۔ پس جماعت احمدیہ اگر جمعہ کا احترام نہ کرے اور شکر کا حق ادا نہ کرے تو بڑی بدبختی ہوگی۔ یہ وہ سورہ جمعہ ہی ہے جس نے آخرین کو اوّلین سے ملانے کی خوشخبری دی تھی اسی کی آیات مَیں نے آپ کے سامنے تلاوت کی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے پھر یہ فرمایا: ﴿ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ. وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴾۔ یہ تو اللہ کا فضل ہے کون روک سکتا ہے اس کو۔ وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور بڑے فضلوں والا ہے۔ یہ سورۃ جمعہ ہی تھی جس نے یہ خوشخبری آنے والوں کو دی کہ ایسے بھی خوش نصیب آنے والے ہیں جو آخر پر ہونے کے باوجود اوّلین سے ملا دیئے جائیں گے اور ان کے حق میں ہی آسمان نے یہ دو گواہیاں پیش کیں۔

> وہ جمعہ جو غیر معمولی طور پر جماعت احمدیہ کے لئے برکتوں کے لئے مقرر ہو چکا ہے جو بھر بھر کے برکتیں لاتا ہے اور ہم پر انڈیلتا ہے یہ وہ جمعہ ہے جس کے ساتھ ہماری بہت سی برکات وابستہ ہیں۔

اور ہم اس دور سے گزر رہے ہیں کہ وہ ساری برکتیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بارش کی طرح برسی ہیں ہم اسی زمانہ سے گزرتے ہوئے ان کی یادوں سے مست ہیں۔ عجیب کیفیت ہے یہ۔

مَیں آج سوچ رہا تھا کہ وہ جو کفار کہا کرتے تھے کہ ﴿سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌ﴾ یہ تو مسلسل جاری رہنے والا ایک سحر ہے جو پیچھا نہیں چھوڑ رہا۔ ہم بھی تو اس سحر ہی کی حالت میں سے گزر رہے ہیں۔ کیوں کہا کرتے تھے؟ اس لئے کہ وہ دیکھا کرتے تھے کہ اتنے فضل نازل ہو رہے ہیں، ایسی برکتیں اتر رہی ہیں کہ صحابہ تو گویا جادو زدہ ہیں، نشے کی حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اب تو لگتا ہے وہی جادو کے دن دہرائے جا رہے ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو برکتیں نازل ہوئی تھیں وہ بھی تو ایک سحر کا سا منظر پیش کرتی تھیں۔ اور اب ان سے گزرتے ہوئے ہمیں ایسا لطف آ رہا ہے کہ گویا ایک جادو کی دنیا میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان کا حال کیا ہوگا جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا، آپ پر عاشق ہوئے اور اس کے بعد یوں معلوم ہوتا ہے کہ سب کچھ، سب دنیا تج کے، ہر چیز فنا کر کے، مسیح موعود ہی کے ہو رہے اور اس پیغام کو ساری دنیا میں پہنچایا ہے۔

پس اب جبکہ مَیں دعوت الی اللہ کی طرف آپ کو بلا رہا ہوں، مَیں یاد کراتا ہوں کہ ایسے ہی دنوں میں دعوت الی اللہ کا پیغام شروع ہوا تھا، ایسے ہی دنوں میں وہ آغاز ہوا تھا، اسی مستی کے عالم میں انہوں نے تمام دنیا کو پیغام پہنچائے تھے اور حیرت انگیز طور پر جبکہ ابھی کوئی مبلغوں کا، مربیوں کا نظام جاری نہیں تھا، وہ صحابہ ہی تھے جو کچھ ان پڑھ بھی تھے، کچھ پڑھے لکھے بھی تھے، کچھ بڑے بڑے علماء بھی تھے۔ مگر عالم تھے یا ظاہری لحاظ سے جاہل تھے، اندرونی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو علوم سے آراستہ فرمایا گیا تھا۔ روحانی علوم سے ان کے سینے بھرے گئے تھے اور چھوٹا تھا یا بڑا، ظاہری طور پر عالم تھا یا جاہل وہ تمام کے تمام تبلیغ میں سرگرداں رہتے تھے اور اسی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی تیزی کے ساتھ جماعتیں مخالفت کے علی الرغم قائم ہوئیں۔ شدید مخالفتیں تھیں، اتنی کہ آپ آج تصور بھی نہیں کر سکتے۔ پاکستان کی تمام تر مخالفتیں ایک طرف اور وہ مخالفت کا دور جو مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہؓ نے آغاز میں دیکھا ہے اس کے ساتھ کوئی مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ دن رات سارا ہندوستان بلکہ عرب تک کے علماء گالیاں دینے اور جانیں حلال کرنے کے فتوے دینے میں مشغول تھے کہ ان کی جانیں حلال ہو گئیں، ان کے اموال حلال ہو گئے، ان کی بیویاں مطلقہ ہو گئیں، کچھ بھی ان کا نہیں رہا۔ جو چاہے جس طرح چاہے ان کی عزتوں پر ہاتھ ڈالے خدا کے نزدیک مقبول ٹھہرے گا۔ یہ وہ دور تھا جس دور میں صحابہ کی یہ جماعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقب میں روانہ ہوئی ہے اور ہر قدم ترقی کی طرف اٹھا ہے۔ ایک لمحہ ایسا نہیں آیا کہ اس جماعت کے قدم رک گئے ہوں۔ پس خدا جب ان برکتوں کی یادیں دہرا رہا ہے اور وہ کیفیتیں ہمارے دلوں میں پیدا فرما رہا ہے جو کیفیتیں اس زمانے میں صحابہ کے دلوں میں تھیں اور سو سال کی برکت سے ہم اس دور سے دوبارہ گزر رہے ہیں تو یہ وہ جذبہ ہے جس کے ساتھ مَیں آپ کو دعوت الی اللہ کی طرف

ٹریول کی دنیا میں ایک نام

KMAS TRAVEL

پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ

جرمنی بھر سے تمام دنیا میں بالخصوص پاکستان سفر کرنے والوں کے لئے خوشخبری

پی آئی اے، گلف، امارات اور دوسری ہوائی کمپنیوں کے ٹکٹ حاصل کرنے کے لئے آپ کی خدمت کے لئے پیش پیش۔ ہر قسم کی پریشانی سے بچنے کے لئے اپنے سفر کے پروگرام کو قبل از وقت ترتیب دیں اور بکنگ کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔ —— رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود

KMAS TRAVEL

Dieselstr.20 , 64293 Darmstadt . Germany

Tel: 06150-866391 —— Fax: 06150-866394

Mobile: 0170-7302624

بقیہ: حضرت خواجہ غلام فریدصاحب کے ارشادات میں تحریف از صفحہ نمبر ۴

تیرھویں تاریخ ہے جو کہ چاند گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات ہے اور سورج گرہن کے دنوں میں سے درمیانے دن سورج گرہن ہوا ہے۔ (اور وہ ماہ رمضان کی ۲۸ر تاریخ ہے)۔ بعد ازاں حضرت خواجہ صاحبؒ نے تسبیح (مالا) مبارک چارپائی پر رکھ دی اور نماز عشاء باجماعت ادا فرمائی اور یہ عاجز (رکن الدین) بھی نماز باجماعت میں شامل ہوا۔

(اشارات فریدی۔جلد سوم صفحہ ۶۹ تا ۷۲)

☆......☆......☆......☆

حضرت مسیح موعودؑ کی بے ادبی پر حضرت خواجہؒ کا انتباہ اور حضور کے مہدی برحق ہونے پر عارفانہ بیان

(ترجمہ) مقبوس نمبر ۵۶۔ بعد از نماز ظہر بروز منگل بتاریخ ۲۷ر ماہِ رمضان المبارک ۱۳۱۴ھ)

حضرت خواجہ صاحب کی پابوسی اور زیارت کا شرف حاصل ہوا جس سے بہتر کوئی عبادت اور سعادت نہیں...... اسی اثناء میں حافظ گموں سکنہ حدود گڑھی بختیار خان نے حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب قادیانی کے متعلق نامناسب اور ناروا باتیں کہنی شروع کیں۔ اس وقت حضرت خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ بقائہ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور آپ نے اس حافظ کو تنبیہ کی اور اسے ڈانٹا۔ اس حافظ نے عرض کی کہ قبلہ! جبکہ مرزا صاحب میں حضرت عیسیٰ بن مریم کے حالات و صفات اور مہدیٔ موعود کے اوصاف نہیں پائے جاتے تو ہم کس طرح اعتبار کر لیں کہ وہ عیسیٰ اور مہدی ہیں۔ حضور خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ بقائہ نے فرمایا کہ مہدی کے اوصاف پوشیدہ اور چھپے ہوئے ہیں وہ اوصاف ایسے نہیں جیسے لوگوں کے دلوں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیا تعجب ہے کہ یہی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مہدی ہوں۔ جیساکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بارہ (۱۲) دجّال ہیں۔ پس اسی قدر مہدی ہیں۔ اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ عیسیٰ اور مہدی ایک ہی شخص ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ یہ کوئی شرط نہیں ہے کہ مہدی کی تمام علامات جو کہ لوگوں کے فہم کے مطابق بیٹھی ہوئی ہیں ظاہر ہو جائیں۔ بلکہ اے حافظ! بات دوسری طرح ہے۔ اگر اسی طرح ہوتا جیساکہ لوگ خیال کرتے ہیں تو تمام دنیا مہدیٔ برحق کو جان لیتی اور اس پر ایمان لے آتی جیساکہ پیغمبر ہیں کہ ہر نبی کی امت کئی گروہ ہو گئی۔ بعض پر اس پیغمبر کا حال ظاہر ہو گیا۔ وہ اس پر ایمان لاتے رہے۔ اور بعض پر اس پیغمبر کا حال ظاہر ہی نہیں ہوا۔ اس وجہ سے اس گروہ نے انکار کر دیا اور کافر ہو گیا۔ اگر ہر نبی کی امت پر اپنے وقت کے نبی کا حال منکشف ہو جاتا تو تمام مسلمان ہو جاتے جیساکہ آنحضرت ﷺ ہیں کہ آنحضرت صلعم کے اوصاف و علامات کتب سماویہ میں لکھے ہوئے تھے اور جب آنحضرت ﷺ ظاہر ہوئے اور مبعوث ہو گئے تو انہوں نے بعض علامات کو اپنی سمجھ اور فہم اور خیال کے مطابق نہ پایا۔ پس جن لوگوں پر آنحضرت ﷺ کا معاملہ ظاہر ہو گیا تو وہ ایمان لے آئے اور جس گروہ پر آپ کا حال نہ کھلا انہوں نے انکار کر دیا۔ اسی طرح مہدی کا حال ہے۔ پس اگر مرزا صاحب مہدی ہوں تو کونسی بات مانع ہے"۔

(صفحہ ۱۲۳،۱۲۴)

☆......☆......☆......☆

مکفر علماء کے اصرار و مطالبہ کے باوجود مومنانہ شان کے ساتھ فتویٰ کفر پر دستخط کرنے سے قطعی انکار

ترجمہ: مقبوس نمبر ۸۳۔ بوقت ظہر بروز جمعۃ المبارک ۴ر ذوالحج ۱۳۱۴ھ)۔

حضرت خواجہ صاحبؒ کی پابوسی اور زیارت کا شرف حاصل ہوا جس سے بہتر کوئی عبادت اور سعادت نہیں ہے......

اس کے بعد مولوی غلام دستگیر قصوری جو کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ساتھ کمال مخالفت رکھتا تھا اور اس کے پاس حضرت مرزا صاحب کے خلاف کفر کے فتوے لکھے ہوئے تھے حضرت خواجہ صاحبؒ کی خدمت میں آیا اور آداب بجا لا کر بیٹھ گیا۔ اور چند کتب حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ قادیانی کی تصنیفات میں سے جو کہ اپنی بغل میں دبائے ہوئے تھا حضرت خواجہ صاحب کے سامنے رکھ دیں۔ اور ہر ایک کتاب میں سے وہ مقامات جن پر اس نے نشان لگائے ہوئے تھے ایک ایک کر کے حضرت خواجہ صاحبؒ ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ ونفعنا وایاکم بلقائہ کے سامنے پڑھتا۔ اور کہتا دیکھئے! اس جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے۔ اور اس جگہ دیگر انبیاء علیہم السلام کی توہین کی ہے اور حقیقت حال یوں ہے کہ مرزا صاحب نے عیسائیوں اور یہودیوں کی تردید کے پیش نظر انجیل اور تورات (جن میں تحریف ہو چکی ہے) سے اس قسم کی مذموم باتیں جو ان کتابوں میں پائی جاتی ہیں اپنی کتابوں میں نقل کی تھیں۔ لیکن مولوی غلام دستگیر کو اس حقیقت سے آگاہی نہ تھی۔

اس وجہ سے اس نے حضرت خواجہ صاحبؒ کے سامنے حضرت مرزا صاحب کی مذمت کی۔ حضرت خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ نے اُس کی تمام تقریر کو سنا اور اُس کو کوئی جواب نہ دیا۔ اس کے بعد جناب مولوی غلام احمد صاحب اختر نے عرض کی کہ قبلہ! جو کچھ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے لکھا ہے وہ عیسائیوں کو کہتے ہیں کہ جو کچھ تمہاری انجیل اور تورات (جو محرف ہیں) میں لکھا ہوا ہے کہ یسوع اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے اور یہ کہ تم تثلیث اور کفارہ کا عقیدہ رکھتے ہو اور دیگر بری باتیں اور توہین جو کہ یسوع اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے متعلق انجیل اور تورات سے ظاہر ہوتی ہیں یہ سب باتیں سراسر بہتان ہیں اور ایسے ہی یسوع بھی ایک فرضی شخصیت ہے اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہ جن کی نبوت اور اوصاف اور معجزات کے متعلق قرآن شریف خبر دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا نبی ہے۔ اور وہ ہماری آنکھوں کا نور ہے۔ پس بہتر ہے کہ اُس یسوع کا مذہب جسے تم نے اپنے دل میں بٹھایا ہوا ہے اس کو چھوڑ دو اور ترک کر دو۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے حق میں گالی گلوچ اور فحش باتیں نہ کہو اور آنحضرت صلعم کے پیش فرمودہ دین اسلام کو قبول کر لو ورنہ مَیں تمہارے اس فرضی یسوع کی اس سے زیادہ خبر لوں گا۔ (تمہاری کتابوں سے) حضرت خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ نے فرمایا: ہاں ٹھیک، حقیقتاً اسی طرح ہے۔

بعد ازاں مولوی غلام دستگیر مذکور نے عرض کیا کہ وہ خط جو حضور نے مرزا صاحبؑ قادیانی کو لکھا ہے۔ مرزا صاحب نے حضور کے اس خط کو اپنی کتاب "انجام آتھم" کے ضمیمہ میں درج کر کے شائع کر دیا ہے اور اخبارات میں چھپوا کر دنیا کے چاروں طرف شائع کر دیا ہے اور حضور کے اس خط کو مرزا صاحبؑ نے اپنی سچائی کی مضبوط سند قرار دی ہے اور تمام روئے زمین کے علماء و صلحاء پر نمایاں طور پر حجت قرار دی ہے اور وہ (حضرت اقدس مرزا صاحب) کہتے ہیں کہ دیکھئے! اس طرح شیخ اکبر واعظم جو جہان میں مقتداء ہیں میرے موقف کی صحت کے معترف ہیں۔ اور مجھ کو اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں میں سے جانتے ہیں۔ پس حضور کو چاہئے کہ اس سے سروکار نہ رکھیں اور دنیا کے علماء کی حمایت فرمائیں اور وہ اس طرح کہ حضور بھی ان فتووں پر جو ہم نے ان (مرزا صاحب) کے انکار اور ردّ میں لکھے ہیں حضور بھی ان کے کفر کا فتویٰ خود لکھ دیں۔ مگر حضرت خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ نے اُس فتویٰ پر ہرگز اپنے دستخط نہ کئے............ اُس وقت حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی حق پر ہیں اور اپنے معاملہ میں راستباز و صادق ہیں اور آٹھوں پہر اللہ تعالیٰ حق سبحانہ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور اسلام کی ترقی اور دینی امور کی سربلندی کے لئے دل و جان سے کوشاں ہیں۔ مَیں اُن میں کوئی مذموم اور قبیح چیز نہیں دیکھتا۔ اگر انہوں نے مہدی اور عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو یہ بھی ایک ایسی بات ہے جو جائز ہے۔

(اشارات فریدی جلد ۳ صفحہ ۱۷۷ تا ۱۷۹)

عبداللہ آتھم کی پیشگوئی کے مطابق ہلاکت کا اعلان حق

(ترجمہ) مقبوس نمبر ۷۔ بوقت مغرب۔

سوموار کی رات۔ ۱۸ر ماہ جمادی الاول ۱۳۱۴ھ

......بعد ازاں ایک شخص نے باوا گرونانک رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کیا۔ اس کے بعد کچھ ذکر حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ قادیانی اور پادری عبداللہ آتھم (جو حضرت اقدسؑ کا مخالف تھا) کا چل پڑا۔ اور خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ نے فرمایا کہ اگرچہ عبداللہ آتھم حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ قادیانی کی پیشگوئی (جو انہوں نے عبداللہ آتھم کی موت کے متعلق کی تھی) کی مقررہ مدت کے اندازاً اور حد سے باہر چلا گیا یعنی پیشگوئی کی میعاد کے بعد فوت ہوا مگر مرزا صاحب کے سانس (یعنی بددعا) سے مرا۔

اسی اثناء میں حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے عرض کی کہ کیا یہ عبداللہ آتھم جو مرزا صاحب قادیانی کی بددعا سے مرا ہے یہ وہی شخص ہے جس کا سر ہر سال انگریزوں کے پاس بھیجا جاتا تھا یا کوئی اور؟ تو حضرت خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ نے فرمایا کہ یہ وہ نہیں ہے، وہ سید احمد نیچری ہے وہ مسلمان ہے اور یہ عبداللہ آتھم عیسائی ہے۔

(اشارات فریدی جلد ۳ صفحہ ۱۴، ۱۵)

اس کے بعد خواجہ صاحب نے فرمایا کہ مرزا صاحب نے عبداللہ آتھم پادری کی موت کے متعلق پیشگوئی کی تھی کہ وہ ایک سال کے عرصہ کے اندر مر جائے گا۔ لیکن واقعہ اس کے خلاف وقوع میں آیا۔ یعنی پادری آتھم اس موعود سال کے گزر جانے پر دوسرے سال مرا۔ اس کے بعد حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا کہ جب یہ بات مولوی نورالدین صاحبؓ (جو کہ حضرت مرزا صاحبؑ کے مرید ہیں) کے سامنے بیان ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگوں کا اعتقاد حضرت مرزا صاحب کے حق میں اس قسم کا نہیں ہے کہ آتھم پادری کے موعود سال کے اندر نہ مرنے سے متزلزل ہو کر ختم ہو جائے۔ کیونکہ اس قسم کے واقعات اللہ تعالیٰ کی بعض مصلحتوں کے ماتحت سابقہ انبیاء کرام کے وقت بھی پیش آتے رہے ہیں۔ چنانچہ واقعہ حدیبیہ سے قبل حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ رسول خدا ﷺ نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا تھا کہ ہم اس سال بیت اللہ شریف کا طواف کریں گے حالانکہ ان تینوں باتوں میں سے کوئی بات بھی وقوع میں نہ آئی اور حضور علیہ السلام کفار کے ساتھ صلح کر کے مقام حدیبیہ سے واپس تشریف لے آئے۔ اس کے بعد حضرت خواجہ صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہ نے فرمایا کہ یہ مولوی نورالدینؓ وہ بلا ہے جسے ہندوستان میں علامہ کہتے ہیں۔

(اشارات فریدی جلد ۳ صفحہ ۴۳،۴۴)

نوٹ: مندرجہ بالا حوالوں کا ترجمہ مولانا عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مرحوم کی مشہور کتاب "شہادات فریدی" مطبوعہ نومبر ۱۹۶۱ء سے لیا گیا ہے۔ فجزاہ اللہ وجعل مثواہ فی الجنۃ)

ناصر باغ سے دو کلومیٹر کے فاصلہ پر
PIZZA HEIM SERVICE
IN GROSS GERAU GERMANY
ZU VERKAUFEN
(برائے فروخت)
رابطہ
0049-06152-83274

بلاتا ہوں۔ کوئی پروانہ کریں دشمن اس راہ میں کیسے کیسے روڑے اٹکاتا ہے اور کیسی کیسی تکلیف محسوس کرتا ہے۔ دشمن کی تکلیف آپ کی خوشیوں کو آپ کے دلوں سے کیسے نوچ سکتی ہے، یہ ناممکن ہے۔

پاکستانی حکومت نے پہلے تو بغیر کسی قانون کے ان مظلوموں پر ہاتھ ڈال دئے جو خوش ہو رہے تھے کہ خداتعالیٰ نے سوسال کے بعد ہمیں پھر وہ دن دکھائے جبکہ چاند سورج کے گرہن کی عظیم پیشگوئی پوری ہوئی۔ ان کو قیدوں میں ڈالا گیا، گھسیٹا گیا، مارا کوٹا گیا، گالیاں دی گئیں، ان کے خلاف تحریکات چلیں۔ پتوکی میں کیا ہوا؟ لاہور میں کیا ہوا؟ ربوہ میں کیا ہوا؟ جگہ جگہ ایسے واقعات ہیں اور کوشش کیا ہے کہ اللہ نے ان پر جو فضل فرمایا ہے اس سے جو خوش ہورہے ہیں یہ خوشیاں ان سے نوچ لیں۔ خوشیاں تو وہ دلوں سے نہیں نوچ سکتے، نہ ہمیں یہ توفیق ہے کہ ان کے دل میں حسد نے جو غیظ برپاکر رکھا ہے، آگ کھول رہی ہے، اس آگ کو ٹھنڈا کر سکیں۔ نہ ان کو توفیق، نہ ہمیں توفیق۔ ہم دونوں بندے ہیں، بے اختیار ہیں۔ یہ ہمارا اللہ ہی ہے جو غیظ و غضب کی آگ کو ٹھنڈا کر سکتا ہے۔ اور یہ اللہ ہی ہے جو ہماری خوشیوں کو اور بڑھا تا چلا جائے گا۔ پس اہل ربوہ اور اہل پاکستان کی ان خوشیوں کی راہ میں جو خدا نے ان کو عطا کی ہیں روڑے اٹکانے والوں کا بدلہ مَیں نے اس طرح لیا کہ آج کے دن بین الاقوامی احمدیہ ٹیلی ویژن کو ہدایت کی کہ وہ چاند اور سورج کے گرہن کی خوشخبریاں اہل ربوہ کے نام سے منسوب کر کے ان کا ذکر، ان کی خوشیوں کے پروگرام بنائیں، وہ ساری دنیا کو دکھائیں۔ اس وقت تو مَیں نے اہل ربوہ کا نام لیا تھا غالباً یہی نام لیا جارہا ہوگا۔ لیکن اب مجھے خیال آیا کہ صرف ربوہ نہیں اور بھی تو پاکستان کے احمدی ہیں جن کے متعلق اب قانون بنا کر نوٹس دئے جاچکے ہیں کہ خبردار جو تم خدا کے فضلوں پر خوش ہو۔ پھر خدا کے فضلوں کو روک دو اگر روکا جاسکتا ہے تو!۔ خوشی کس طرح چھین سکتے ہو۔ فضل نازل ہونگے تو خوش تو ہم ہونگے۔ لیکن خدا کے فضلوں کو روکو گے کیسے؟ یہ تو سمجھاؤ!۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔﴿ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾ تمہیں نصیب نہیں ہوا تو جس کو دیتا ہے اس کو دے گا اور دیتا چلا جائے گا اور روکو گے کیسے؟ وہ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم ہے، بڑے فضل ہیں اس کے پاس۔ ایک کو روکو گے تو دس اور عطا فرمادے گا۔ دس روکو تو ہزار اور عطا کر دے گا۔ پس جماعت احمدیہ کے اوپر خدا کے جو فضل برس رہے ہیں ان کو تو روکنے کی تمہیں طاقت نہیں۔ لگالو زور۔ خوشیاں بھی نوچ نہیں سکتے۔ وہ تو دلوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ اور کوئی دنیا کی طاقت تمہارے دلوں سے وہ غیظ اور غضب اور حسرت نوچ نہیں سکتی۔ وہ تو بڑھنی ہی بڑھنی ہے۔ قرآن کریم کی پیشگوئی ہے کہ یہ لوگ جو آخرین میں پیدا ہوں گے یہ اللہ کے فضل کے ساتھ بڑھیں گے۔ ان کے حق میں پیشگوئیاں پوری ہونگی۔ ایک کھیتی کی طرح نشوونما پاکر بلند تر ہونگے اور مضبوط تر ہوتے چلے جائیں گے۔ تو بعض ظالم ایسے ہیں کہ ان کے مقدر میں غیظ و غضب کے سوا کچھ نہیں۔﴿لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ﴾ وہ جو مسیح موعود کے منکر ہیں ان کے لئے غیظ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ پس اس غیظ کا کیا علاج ہے میرے پاس جبکہ خدا فرماتا ہے کہ ہر احمدیت کی ترقی پر یعنی احمدیت کا لفظ نہیں ہے۔ مَیں وضاحت کر دوں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دوسری شان کے اظہار کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ شان احمدی، وہ شان جو مسیحیت سے ملتی جلتی ہے۔ وہ شان جس کا انجیل میں ذکر ہے اس لئے بطور استنباط مَیں یہ بات کہہ رہا ہوں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی وہ شان جس کا تورات سے تعلق تھا وہ اور طرح بیان ہوئی ہے۔ اس میں بڑا جلال ہے اس میں بڑی شان ہے اور ایک ایسا رعب اس میں پایا جاتا ہے ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾ وہ کفار پر بڑے سخت ہیں، ان کو طاقت نصیب ہے، ان کو تلوار نصیب ہوئی ہے جس سے وہ اپنے دشمنوں کو سزائیں دیتے ہیں، ایک شان یہ ہے۔ اور پھر فرمایا﴿وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ﴾ لیکن انہی لوگوں کی ایک مثال انجیل میں بھی تو دی گئی ہے وہ مختلف ہے۔ اس شان میں ان کی نرمی، ان کے حلم کا ذکر ہے۔ ان کے رفتہ رفتہ نشوونما پانے کا ذکر ہے۔ ان کے ایسے کمزور آغاز کا ذکر ہے کہ دشمن چاہے تو سمجھے گا کہ مَیں اپنے پاؤں تلے روند دوں گا۔ اور یہ جو پودا کونپلیں نکال رہا ہے اس کو اپنے قدموں تلے مسل کے رکھ سکتا ہوں یہ وہ شان ہے۔ اب دیکھیں پہلی شان اور اس شان میں بیان کے لحاظ سے اور طرز کے لحاظ سے زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک ہی دَور کے دو ذکر نہیں ہیں۔ پس ہم حق بجانب ہیں یہ کہنے پر کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی جس شان کی مسیح نے خبر دی تھی اس شان نے اسی زمانے میں ظاہر ہونا تھا جس زمانے میں امت محمدیہ میں مسیح نے ظاہر ہونا تھا۔ پس کیسی مناسبت ہے۔ کوئی بات قرآن کی طرف منسوب نہیں کی جارہی جو قرآن نہیں کہتا۔ پس دو مثالیں اتنی کھلی کھلی واضح الگ الگ حالات پر اطلاق پانے والی ہیں کہ بیک وقت ان کا اطلاق ہو نہیں سکتا۔ مگر ساتھ ہی مسیحیت کی پیشگوئی کی وجہ سے جو مسیح نے محمد رسول اللہ کے متعلق فرمائی اور حضرت محمد رسول اللہ نے اس مسیح کے متعلق اپنی امت میں آنے کی خبر دے دی۔ ان مضامین کو جب آپ اکٹھا دیکھتے ہیں تو وہ باتیں نکلتی ہیں جو مَیں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں کہ ہم ہی ہیں وہ آخرین کے دور میں پیدا ہونے والے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ برکتیں پائیں۔ ہم ہی ہیں جو ان صحابہ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں جن کو آخر میں ہونے کے باوجود اولین سے ملایا گیا تھا اور ہم وہ خوش نصیب ہیں جو سوسال کے بعد پیدا کئے گئے ہیں۔ اس زمانے میں پیدا کئے گئے ہیں جب مسیح موعود کی سوسالہ تاریخ اول سے آخر تک دہرائی جارہی ہے وہ ساری برکتیں اللہ تعالیٰ ہمیں عطا فرمارہا ہے۔

دعا ہمیں یہی کرنی چاہئے کہ ہم میں سے بھاری تعداد ایسی ہو جو بیاسی (۱۹۸۲ء) سے لے کر آخر تک کم از کم ۲۰۰۸ء تک زندہ رہ کر اللہ کے فضلوں کے گواہ بنتے رہیں۔

مَیں نے اپنی خلافت کے بعد پہلے خطاب میں جماعت کو متوجہ کیا تھا کہ یاد رکھو یہ غیر معمولی دن ہیں جن میں ہم داخل ہوئے ہیں۔ بیاسی (۱۸۸۲ء) میں پہلا ماموریت کا الہام ہوا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور بیاسی (۱۹۸۲ء) ہی میں اللہ تعالیٰ نے مجھے قائم فرمایا۔ اس خلافت کے بعد سے وہ ساری تاریخ بیاسی سے لے کر آخر تک دہرائی جارہی ہے اور دہرائی جائے گی۔ وہ ساری برکتیں جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے عطا کرنی شروع کی تھیں یہ اسی دور سے تعلق رکھتی ہیں۔ سب اس میں شریک ہیں، مَیں نہیں، آپ سب۔ وہ ساری جماعت جس کو خدا نے آغاز سے لے کر آخر تک کے لئے ان برکتوں کو دیکھنے کے لئے چن لیا ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو کتنی برکتیں دیکھیں گے۔ مگر دعا ہمیں یہی کرنی چاہئے کہ ہم میں سے بھاری تعداد ایسی ہو جو بیاسی (۱۹۸۲ء) سے لے کر آخر تک کم از کم ۲۰۰۸ء تک زندہ رہ کر اللہ کے فضلوں کے گواہ بنتے رہیں۔ اور یہ وہ مبارک عظیم دور ہے جس میں سے ہم گزر رہے ہیں اس کا شکر کا حق کیسے ادا ہو سکتا ہے۔ ناممکن ہے۔ یہ وہ جادو ہے جو مَیں کہہ رہا ہوں جس کے نشے میں ہم چل رہے ہیں اور یہی وہ جادو ہے جو حقیقت بن کر دنیا کی تقدیر بدلے گا۔ آپ پر اس جادو کا نشہ طاری ہے تو یاد رکھیں کہ پھر اس سے دنیا میں بھی تبدیلیاں پیدا ہونگی۔ اس روح کے ساتھ آپ ترقی کی اس راہ پر آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ دشمن تکلیفیں پہنچاتا ہے پہنچاتا رہے، فضلوں کی راہ نہیں روک سکتا، نہیں روک سکتا، نہیں روک سکے گا۔ جو چاہے کرلے۔ لیکن آپ وفا کے ساتھ اس راہ پر قدم رکھتے رہیں، اس سے قدم ہٹائیں نہیں۔

مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہر آنے والا دن ہمارے لئے اور برکتیں لے کے آئے گا۔ ہر آنے والا ہفتہ ہمارے لئے اور برکتیں لے کے آئے گا۔ ہر آنے والا مہینہ ہمارے لئے اور برکتیں آسمان سے انڈیلے گا۔ ہر آنے والا سال برکتوں کے ساتھ ہمارا خیر مقدم کرے گا۔ ہر جانے والا سال برکتیں چھوڑ کر ہمارے لئے جائے گا۔

مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہر آنے والا دن ہمارے لئے اور برکتیں لے کے آئے گا۔ ہر آنے والا ہفتہ ہمارے لئے اور برکتیں لے کے آئے گا۔ ہر آنے والا مہینہ ہمارے لئے اور برکتیں آسمان سے انڈیلے گا۔ ہر آنے والا سال برکتوں کے ساتھ ہمارا خیر مقدم کرے گا۔ ہر جانے والا سال برکتیں چھوڑ کر ہمارے لئے جائے گا۔ یہ عظیم دَور ہے جس میں سے ہم گزر رہے ہیں۔ پس خدا کے شکر کے گیت گاتے ہوئے اس کی حمد و ثنا کرتے ہوئے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے آگے سے آگے بڑھتے چلے جاؤ، کوئی نہیں جو تمہاری راہ روک سکے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:(وہ جو باہر کے ملکوں میں اس وقت جمعہ کا خطبہ سن رہے ہیں ان کی اطلاع کے لئے مَیں بتا دیتاہوں کہ وہ جو جشن کے عالمی پروگرام ہیں ان کی کچھ جھلکیاں انشاء اللہ جمعہ کے بعد بھی دکھائی جائیں گی اس لئے ٹیلی ویژن فوراً بند کر کے رخصت نہ ہوجائیں)۔

وقف جدید کا مالی سال ۲۰۰۰ء

وقف جدید کا مالی سال ۳۱ر دسمبر ۲۰۰۰ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ جنہوں نے ابھی تک کسی وجہ سے اپنے وعدہ کے موافق پوری ادائیگی نہیں کی وہ سال ختم ہونے سے پہلے پہلے ادائیگی فرمادیں اور جو ابھی تک اس بابرکت تحریک میں شمولیت سے محروم ہیں وہ اس میں شامل ہو کر خداتعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اس سلسلہ میں سیکرٹریان وقف جدید خصوصی مساعی بروئے کار لائیں۔

تمام امراء کرام، مبلغین کرام اور صدر صاحبان جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وصولی کی رپورٹ جلد وکالت مال لندن کو پہنچانے کا انتظام فرمادیں۔ جزا کم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل وکیل المال۔لندن)

"اشارات فریدی" کے ترجمہ سے حضرت مسیح موعودؑ سے متعلق حضرت خواجہ صاحب کے مکاتیب اور ارشادات حذف کر دئے گئے

حضرت خواجہ صاحب کے ملفوظات پانچ جلدوں میں شائع ہوئے تھے جو نایاب ہو چکے تھے۔ اُن کے ایک عقیدتمند "مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری" نے بڑی تگ ودو اور تلاش کے بعد حاصل کئے اور ان کا نہایت عمدہ، رواں اور سلیس اردو میں ترجمہ کیا۔ یہ ترجمہ "بزم اتحاد المسلمین لاہور پاکستان" (طارق روڈ لاہور) نے رجب ۱۴۱۱ھ میں دیدہ زیب شکل میں شائع کیا مگر افسوس صد افسوس فاضل مترجم نے حضرت خواجہ صاحب کے حضرت مسیح موعودؑ کے نام جملہ مکاتیب اور مذکورہ بالا ایمان افروز ارشادات ترجمہ سے یکسر خارج کر دئے۔ یہ سلوک ایک مرید کی طرف سے اپنے مرشد حق کی کتاب کے ساتھ کیا گیا ہے جس کی نسبت اسے خود مسلم ہے کہ:

"یہ کتاب حضرت خواجہ صاحب کی زندگی کے آخری نو دس سال کی کاوش اور عرق ریزی کا نتیجہ ہے۔ اور مریدین کی ظاہری و باطنی تعلیم و تربیت کے متعلق بیش بہا جواہرات سے لبریز ہے۔ اس کتاب میں ایسی جامعیت ہے کہ جہاں اس سے عامۃ الناس مستفیض ہو سکتے ہیں طالبان راہ حق کے تمام طبقات یعنی مبتدی متوسط اور منتہی سب کے لئے ان کے حسب استعداد اسباق و نکات موجود ہیں"۔

"مقابیس المجالس جس کو آئندہ ہم سہولت کی خاطر اشارات فریدی سے موسوم کریں گے کی پہلی تین جلدوں کی طباعت آپ کے خلیفۂ جانشین قطب الموحدین حضرت خواجہ محمد بخش قدس سرہ کے زیر سرپرستی نواب محمد عبدالعلیم خان والیٔ ریاست ٹونک نے جو حضرت اقدس کے راسخ العقیدہ مرید تھے۔ سال ۱۳۲۱ھ یعنی آپ کے وصال کے دو سال بعد مطبع مفید عام آگرہ میں کرائی"۔

("مقابیس المجالس" صفحہ ۸۸۔۸۹)

قرآن مجید نے یہودی احبار کو تحریف کا مجرم قرار دے کر جس درجہ زجر و توبیخ فرمائی ہے اس کی مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

"اگر تم اس امت میں یہود کا نمونہ دیکھنا چاہو تو ان علماء سوء کو دیکھ لو"۔

(ترجمہ الفوزالکبیر صفحہ ۱۷۔ ناشر ادارہ اسلامیات لاہور فروری ۱۹۸۲ء)

اہلحدیث عالم مولوی ثناء اللہ صاحب نے اخبار اہل حدیث ۱۹/اپریل ۱۹۰۷ء میں یہ برملا اعتراف کیا کہ "**قرآن میں یہودیوں کی مذمت کی گئی ہے کہ کچھ حصہ کتاب کا مانتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے۔ افسوس کہ آج ہم اہل حدیثوں میں بالخصوص یہ عیب پایا جاتا ہے**"۔

(بحوالہ زجاجہ صفحہ ۱۹۷۔ مؤلفہ سید طفیل محمد شاہ صاحب مطبع آرٹ پریس ۱۵۔انارکلی لاہور)

بقیہ:جلسہ سالانہ تنزانیہ از صفحہ ۱۶

گورنر دار السلام کا خطاب

جلسہ کے اس اجلاس میں مہمان خصوصی جناب یوسف مکامبا (Yusuf Miakamba) ریجنل کمشنر (صوبائی گورنر) تھے جنہوں نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کی تنزانیہ میں مثالی کام کرنے پر بہت تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ حکومت سے مکمل تعاون کرنے والی جماعت ہے اور علم اور صحت کے شعبہ میں اس نے عوام کی بہت خدمت کی ہے۔ خطاب کے بعد مکرم امیر صاحب نے کمشنر موصوف کو چند جماعتی کتب کا تحفہ پیش کیا۔

سونگیا سے آئے ہوئے اطفال نے اردو زبان میں نظم "ہے دست قبلہ نما لا الہ الا اللہ" گروپ کی صورت میں پڑھی۔ اس اجلاس میں بعض دیگر تقاریر بھی ہوئیں۔

دوسرا اجلاس

نماز ظہر و عصر اور کھانے کے بعد جلسہ کے دوسرے اجلاس کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا بعدہ محترم عبدالرحمٰن آمے صاحب نے "اسلام میں نبوت کا انعام"، محترم علی سعید صاحب نے "قیادت کے بارہ میں اسلامی تصور" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ بعدہ محترم امیر صاحب نے مختلف مقابلوں میں انعام حاصل کرنے والوں کو انعامات دئے۔ یہ مقابلہ جات انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے اجتماعات کے موقعہ پر ہوئے تھے۔ آخر پر سوال وجواب کی ایک مجلس کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

تیسرا دن۔ پہلا اجلاس

تیسرے دن کا پہلا اجلاس صبح ساڑھے نو بجے مکرم موسیٰ صاحب نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم شیخ عبدالرحمٰن خان صاحب نے "صحابہ کرام کی اطاعت رسول ﷺ" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ کے بعد مکرم خمیس میرو صاحب نے "تنزانیہ میں احمدیت"، شیخ احمد داؤد موٹو صاحب نے "اسلام دین کامل" اور خاکسار فرید احمد تبسم نے "انفاق فی سبیل اللہ" کے موضوع پر تقاریر کیں۔

جلسہ سالانہ تنزانیہ (مشرقی افریقہ) ۲۰۰۰ء کے دو مناظر

تیسرا دن۔ آخری اجلاس

تیسرے دن کے آخری اجلاس کی صدارت مکرم امیر صاحب تنزانیہ نے کی۔ تلاوت کے بعد شیخ بکر عبید کلوٹا صاحب نے بہت پیاری آواز میں قصیدہ پڑھا۔ بعدہ مکرم عبد عمران صاحب نے "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" اور شیخ بکر عبید کلوٹا صاحب نے "آنحضرت ﷺ اور دعوت الی اللہ" کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس کے بعد سوال وجواب کی ایک مجلس ہوئی۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ یہ سہ روزہ جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہوا۔

امسال خدا کے فضل سے حاضری گزشتہ سال کے جلسہ سے دوگنی یعنی ۶۷۸۵ سے زائد تھی۔ جن میں کثیر تعداد میں نومبایعین بھی شامل ہوئے۔

معززین کے پیغامات

جلسہ سالانہ تنزانیہ کے موقعہ پر ملک اور بیرون ملک سے بہت سے معززین کے پیغامات موصول ہوئے جن میں چند درج ذیل ہیں:

۱۔ صدر مملکت تنزانیہ۔ جناب بنجمن ولیم مکاپا صاحب۔ ۲۔ وزیر داخلہ تنزانیہ۔ جناب محمد یوسف خاطب صاحب۔ ۳۔ وزیر اعظم تنزانیہ۔ جناب فیڈرک ٹی سومائے صاحب۔ ۴۔ بھارت، برطانیہ، مصر اور جرمنی کے سفراء۔ ۵۔ علاوہ ازیں اندرون ملک سے مختلف دیہی گورنمنٹ کے سربراہان نے بھی جلسہ سالانہ کے لئے خصوصی پیغامات بھجوائے۔

تربیتی سیمینار

اس جلسہ میں کثیر تعداد میں نومبایعین بھی شامل ہوئے تھے۔ مورخہ ۲۳/ستمبر کو بعد نماز مغرب و عشاء تربیتی سیمینار منعقد ہوا جس میں احباب جماعت نے اپنی قیمتی آراء سے نوازا کہ آنے والے نئے احمدیوں کی تربیت کیسے کی جائے۔ علاوہ اس کے نومبایعین نے بھی اپنے اپنے ایمان افروز واقعات سنائے۔

تبلیغی سیمینار

مورخہ ۲۴/ستمبر کو بعد نماز مغرب و عشاء تبلیغی سیمینار منعقد ہوا جس میں داعیان الی اللہ نے تبلیغی واقعات سنائے اور آئندہ سال کے لئے بیعتوں کے لئے ٹارگٹ کے حصول کے لئے لائحہ عمل تیار کیا گیا۔

بک اسٹال

جلسہ میں ملک کے کونے کونے سے احباب شریک ہو رہے تھے۔ ان کی علمی ضرورت پوری کرنے کے لئے بک اسٹال کا اہتمام کیا گیا جس میں احمدیہ لٹریچر اور سواحیلی زبان کے قرآن کریم کے ترجمہ کے علاوہ دین اسلام کے مختلف مسائل سے تعلق رکھنے والی متعدد کتب بھی موجود تھیں جو کہ احمدی اور غیر احمدی احباب نے بہت ہی ذوق و شوق سے خریدیں۔

ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات میں اشاعت

اس جلسہ کے پروگراموں کا کچھ حصہ خبروں کے ساتھ مشہور ملکی اور غیر ملکی ٹیلی ویژن کی نشریات میں تین چار دن دکھایا جاتا رہا۔ اس کے علاوہ ریڈیو پر بھی جلسے کے بارہ میں رپورٹ اور خبروں کو نمایاں طور پر پیش کیا گیا۔ اس کے علاوہ ملکی اخبارات میں بھی جلسہ کا بہت چرچا ہوا اور مشہور اخبارات نے خبریں شائع کیں۔

الحمدللہ !اللہ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ تنزانیہ کا یہ ۳۲واں جلسہ سالانہ بہت ہی کامیاب رہا۔ اور جماعت احمدیہ تنزانیہ کے لئے تربیتی، علمی اور روحانی ترقی کا موجب بنا۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو جلسہ کی برکات سے دائمی حصہ عطا فرمائے۔ آمین

جماعت احمدیہ بورکینافاسو (مغربی افریقہ) کے تحت

خدمت خلق کے مختلف کام

"مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است"

رپورٹ: اکبر احمد طاہر - مبلغ سلسلہ)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اخلاق فاضلہ اسی کا نام ہے بغیر کسی عوض معاوضہ کے خیال سے نوع انسان سے نیکی کی جاوے اسی کا نام انسانیت ہے"۔

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۲۹۰)

جماعت احمدیہ بورکینافاسو (مغربی افریقہ) خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ حسب توفیق بنی نوع انسان کی بلا تفریق مذہب و ملت خدمت میں مصروف ہے۔ صحت کے میدان میں ملک میں جماعتی خدمات کی ایک اچھی شہرت ہو چکی ہے جس کی وجہ سے کثرت سے ملک میں فری میڈیکل کیمپس باقاعدگی سے لگانا ہے۔

فری میڈیکل کیمپس

جولائی ۲۰۰۰ء سے اب تک لگائے جانے والے فری میڈیکل کیمپس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

(۱)...... مورخہ ۲ر جولائی ۲۰۰۰ء کو دارالحکومت واگاڈوگو سے قریب ہی مغربی جانب ایک گاؤں Silmiougou جو کہ ایک بڑا گاؤں ہے وہاں فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں ۸۵۰ مریض دیکھے گئے اور فری دوائی دی گئی۔

(۲)...... شمال مشرقی علاقہ Ojibo ڈیپارٹمنٹ کے ایک گاؤں Baraboule میں شدید طوفان کے باعث بہت سے مکان گر گئے اور جانور مر گئے۔ مورخہ ۶ر اگست کو ان بے گھر لوگوں کو طبی امداد دینے کے لئے ہماری ٹیم وہاں پہنچی اور کیمپ لگایا گیا جس میں ۵۵۰ مریضوں کا علاج کیا گیا اور مفت دوائی دی گئی۔ نیز ان کی حالت کے مطابق ضروری ادویات بھی ان کے پاس رکھ دی گئیں تا بوقت ضرورت ان کے کام آسکیں۔

(۳)...... مورخہ ۱۷ر ستمبر ۲۰۰۰ء کو شمال مشرقی علاقہ Kaya ڈیپارٹمنٹ کے ایک گاؤں Barsalogho میں فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں ۱۲۵۰ مریضوں کا علاج کیا گیا اور مفت دوائی دی گئی۔ نیز ان کی حالت کے مطابق ضروری ادویات بھی ان کے پاس رکھی گئیں تا بوقت ضرورت ان کے کام آسکیں۔

(۴)...... مورخہ یکم اکتوبر ۲۰۰۰ء کو شمالی علاقہ Yatenga ڈیپارٹمنٹ کے ایک گاؤں Thiou میں فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں ہمارے دو ڈاکٹروں نے ۲۰۰۰ مریض چیک کئے اور مفت دوائی دی۔ نیز ساتھ ہی ہومیوپیتھی طریقہ علاج سے ۲۵۰ مریضوں نے استفادہ کیا۔ اس طرح اس ایک کیمپ میں ۲۲۵۰ مریضوں کا علاج کیا گیا اور مفت دوائی فراہم کی گئی۔

(۵)...... مورخہ ۱۵ر اکتوبر ۲۰۰۰ء کو اسی علاقہ کے ایک دوسرے گاؤں Youba میں میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس مین ۸۲۵ مریضوں کا علاج کیا گیا۔

(۶)...... مورخہ ۱۹ر اکتوبر ۲۰۰۰ء کو ریدگو ریجن کے گاؤں Kougny کے مقام پر ایک سو مریضوں کا علاج ہومیوپیتھی طریقہ سے کیا گیا۔

(۷)...... اسی طرح اکتوبر ہی میں تنکوروگو ریجن کے ایک گاؤں Gounzegou میں ہومیوپیتھی کیمپ لگا کر ۹۱ مریضوں کا علاج کیا گیا۔

نیز خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام ریجنز میں ہومیوپیتھی ادویات کا انتظام کیا گیا ہے جہاں ہر ماہ سینکڑوں افراد اس چشمہ سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ صرف ماہ اکتوبر میں ۱۲۵۰ سے زائد افراد ہومیوپیتھی سے مستفید ہوئے۔

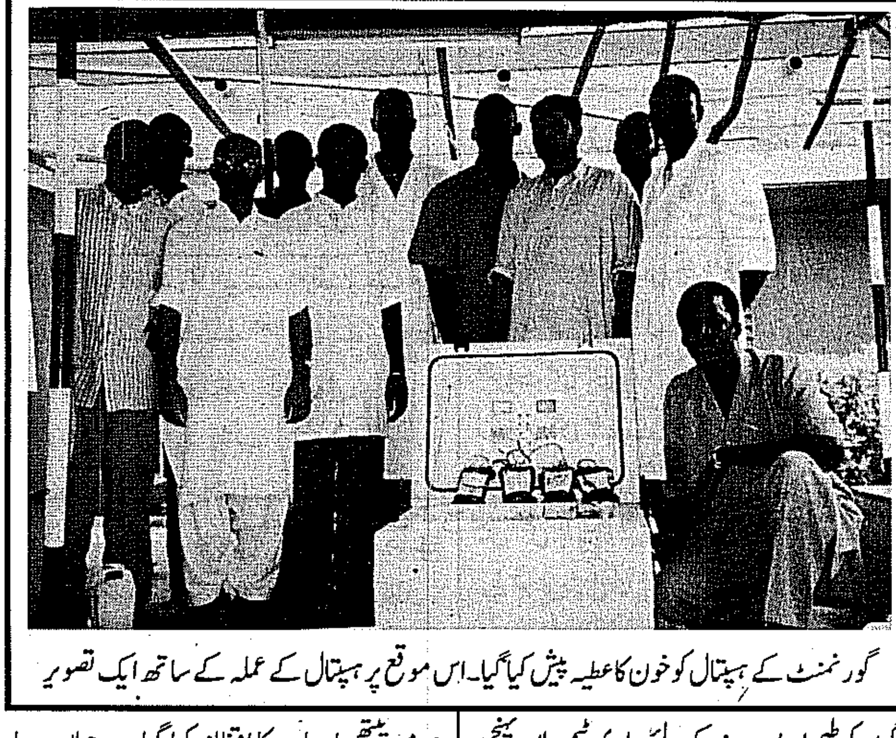

گورنمنٹ کے ہسپتال کو خون کا عطیہ پیش کیا گیا۔ اس موقع پر ہسپتال کے عملہ کے ساتھ ایک تصویر

اس طرح اب تک یعنی جولائی تا اکتوبر سات میڈیکل کیمپ لگائے گئے جن میں ۵۹۱۶ مریض دیکھے گئے اور انہیں مفت ادویات فراہم کی گئیں۔ یہ خدمت بلا تفریق مذہب و ملت کی گئی۔ ان تمام کیمپس میں (سوائے ہومیوپیتھی کیمپس کے) ہمارے دو واقفین ڈاکٹر محترم فضل محمود بھنو صاحب میڈیکل انچارج احمدیہ کلینک واگاڈوگو اور محترم ڈاکٹر ذوالفقار احمد فضل صاحب میڈیکل انچارج احمدیہ کلینک وائی گویا نے جانفشانی سے کام کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

عطیۂ خون

انسانی زندگی کو بچانا ایک عظیم خدمت اور عبادت ہے۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بورکینا فاسو مکرم کابورے سلمان صاحب نے عطیہ خون دینے کا پروگرام بنایا۔ یہ پروگرام محترم ڈاکٹر فضل محمود صاحب بھنو میڈیکل انچارج احمدیہ کلینک واگاڈوگو کے مشورہ اور تعاون سے ترتیب دیا گیا جس کے لئے شہر کے سب سے بڑے سرکاری ہسپتال Yal Gado کی انتظامیہ سے رابطہ کیا گیا۔ چونکہ سرکاری ہسپتال میں بلڈ بنک قائم ہے اور زیادہ ضرورت بھی وہیں ہوتی ہے لہذا انتظامیہ سے پروگرام طے کیا گیا کہ مورخہ ۱۴ر اکتوبر بروز ہفتہ ہسپتال کی ایک ٹیم عطیہ خون لینے کے لئے احمدیہ مسلم مشن واگاڈوگو آئے گی جہاں احباب جماعت عطیۂ خون پیش کریں گے۔

اس سلسلہ میں صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے قائد خدام الاحمدیہ واگاڈوگو شہر کانوتے مجیبو صاحب کے ساتھ مل کر خدام سے رابطہ کیا اور انہیں اس خدمت کے فلسفہ اور افادیت سے آگاہ کر کے اس خدمت کے لئے تیار کیا۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ کے اس پروگرام میں انصار اور لجنہ کو بھی دعوت دی گئی تا کہ وہ بھی عطیۂ خون پیش کر سکیں۔

چنانچہ پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۴ر اکتوبر صبح آٹھ بجے خدام، انصار اور ممبرات لجنہ مشن ہاؤس میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ نیز ہسپتال کی ٹیم بھی اپنے سامان کے ساتھ مشن ہاؤس پہنچ گئی۔

محترم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت بورکینا فاسو نے مختصراً اس خدمت کی افادیت سے احباب کو آگاہ کیا اور اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد محترم امیر صاحب نے سب سے پہلے عطیہ خون پیش کیا۔ بعد ازاں دیگر احباب باری باری عطیہ خون دینے لگے۔ سب احباب خدام، انصار و لجنہ خون دے کر ایک خوشی محسوس کر رہے تھے۔

اس موقعہ پر کل ۵۵۔ افراد نے خون کا عطیہ دیا جس میں ۳۵ خدام، ۹۔ انصار اور ۱۱ لجنات شامل ہیں۔ اس خدمت خلق کے پروگرام کا ذکر گورنمنٹ کے اخبار Sideways میں تصویر کے ساتھ کیا گیا اور اس خدمت کو سراہا گیا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

ضرورت مندوں میں کپڑوں کی تقسیم

جماعت احمدیہ بورکینا فاسو، روحانی و جسمانی شفا کے علاوہ مخلوق خدا کے جسمانی لباس کا بھی انتظام حسب توفیق کرتی رہتی ہے۔

ملک میں موسم سرما کی آمد کے پیش نظر جماعت نے غربا میں کپڑے تقسیم کرنے کا پروگرام بنایا۔ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف سے کپڑوں کی خرید کے لئے ایک رقم مہیا کی گئی جس سے کپڑے خرید کر ریجنز کے ذریعہ پورے ملک میں ۳۸۳ مستحق افراد میں یہ کپڑے تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ برطانیہ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ بورکینا فاسو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مزید اس قسم کے خدمت خلق کے پروگرام ترتیب دے رہی ہے۔ احباب سے ان کی کامیابی اور مبارک و مقبول ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

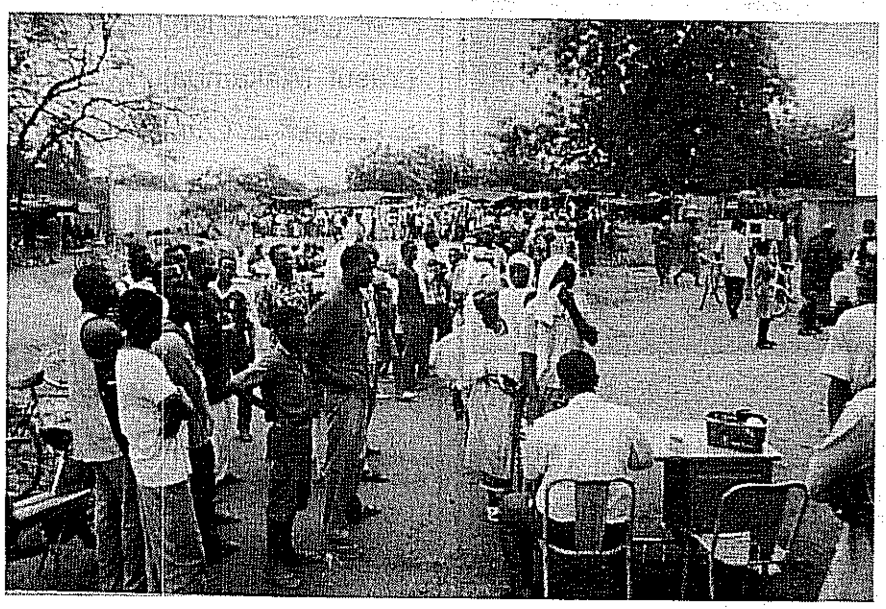

ایک میڈیکل کیمپ کے دوران مریضوں کی ایک لمبی قطار

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کاخلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

بعض احباب اپنے مضامین "الفضل ڈائجسٹ" میں شامل کرنے کیلئے بھجوادیتے ہیں۔ ایسے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مضامین اخبارات و رسائل کو بھجوایا کریں اور وہاں اشاعت کی صورت میں اُس شمارہ کاایک نسخہ ہمیں ارسال فرمادیں۔ اسی طرح بعض احباب مختلف اخبارات ورسائل یاان کی نقول حاصل کرنے کے لئے ہمیں خطوط لکھتے ہیں۔ اُن سے درخواست ہے کہ وہ مطلوبہ اخبار و جریدہ کے ادارہ کو براہ راست خط لکھ کر طلب فرمائیں۔

اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں اخبارات و رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ نیز "الفضل ڈائجسٹ" میں شائع ہونے والے کسی مضمون کی دیگر اپنے رسائل کی اشاعت کی صورت میں حوالہ ضرور دیں۔

۲۰۰۰ء کے دوران "الفضل ڈائجسٹ" کی زینت بننے والے مضامین کا مکمل انڈیکس ذیل میں پیش کیا جارہا ہے۔ اس انڈیکس کی تیاری میں اگرچہ ہر ممکن احتیاط برتی گئی ہے تاہم کسی فروگذاشت کی صورت میں ادارہ معذرت خواہ ہے۔

۷رجنوری ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۱

☆ حضرت مسیح موعودؑ کے اخلاق کریمانہ از مکرم نصراللہ خان ناصر صاحب۔
☆ چند بزرگوں کاذکر خیر (محترم چودھری نذیر احمد خادم صاحب باجوہ ایڈووکیٹ، محترم حاجی فضل محمد صاحب کپور تھلوی درویش قادیان، محترم میاں محمد اسماعیل صاحب لائلپوری) از حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر
☆ خواجہ میر دردؔ از "اردو کلاس" + مکرم راشد متین احمد صاحب
☆ اعزاز (ندیم احمد صاحب)

۱۴رجنوری ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۲

☆ حضرت سلمان فارسیؓ از مکرم عبدالسمیع خانصاحب

۲۱رجنوری ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۳

☆ محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب از مکرم عبدالسمیع نون صاحب
☆ حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحبؓ از مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

۲۸رجنوری ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۴

☆ محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب شہید
☆ سویڈن سے نئے رسالہ "ربوہ" کا اجراء
☆ اعزاز (شازیہ کوثر صاحبہ، ڈاکٹر عبدالمومن خلیفہ صاحب)

۴رفروری ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۵

☆ سیرۃ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ
از مکرم مولانا محمد یوسف انور صاحب
وحضرت سیدہ امّ متین مریم صدیقہؒ

۱۱رفروری ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۶

☆ پیشگوئی مصلح موعود از ڈاکٹر سلیم الرحمٰن صاحب
☆ حضرت مصلح موعودؓ کا بچپن از مکرم راجہ برہان احمد طالع صاحب

۱۸رفروری ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۷

☆ حضرت مصلح موعودؓ کی عائلی زندگی از حضرت سیدہ مہر آپاؒ

۲۵رفروری ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۸

☆ حضرت مصلح موعودؓ کی پاکیزہ زندگی از مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب
☆ حضرت عبداللہ ابن المبارکؒ از مکرم محمد احمد صاحب
☆ ہالینڈ میں پہلی احمدیہ مسجد از تاریخ احمدیت
☆ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب کی ایک نظم سے چند منتخب اشعار

۳رمارچ ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۹

☆ علاقہ بلتستان کے پہلے احمدی محترم مولوی غلام محمد صاحب از مکرم فضل اللہ طارق صاحب
☆ لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمود الحسن صاحب کی نظم سے چند اشعار
☆ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب از مکرم چودھری محمد ابراہیم صاحب
☆ چمگادڑ از مکرم طاہر احمد نسیم صاحب

۱۰رمارچ ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۱۰

☆ حضرت علی مرتضیٰؓ از مکرم فرید احمد نوید صاحب

۱۷رمارچ ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۱۱

☆ حضرت مسیح موعودؑ کے انعامی چیلنج از مکرم جاوید احمد جاوید صاحب
☆ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی از مکرم غلام مصطفیٰ تبسم صاحب
☆ حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصریؓ از مکرم مولانا محمد صدیق صاحب
☆ کلام مولوی عبدالغفور صاحب عبدل (بیاد مکرم مولوی ابوالمنیر صاحب)
☆ امام محمد ابن حبانؒ از مکرم محمد احمد صاحب
☆ ربوہ میں تین کاریں از مکرم چودھری شبیر احمد صاحب

۲۴رمارچ ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۱۲

☆ حضرت حافظ محمد اسحاق بھیروی صاحبؓ از مکرم نصراللہ خان ناصر صاحب
☆ اردو کی خودنوشت سوانح عمریوں میں احمدی احباب کاذکر از مکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

۳۱رمارچ ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۱۳

☆ حاتم طائی
☆ کلام مکرم چودھری شبیر احمد صاحب (بیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ)
☆ مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ والدہ مکرم عبدالعزیز عابد صاحب
☆ مکرم محمد اکبر اقبال صاحب از مکرم محمد ارشاد اقبال صاحب
☆ اعزاز (رافع احمد بھٹی صاحب، ممتاز احمد گھمن صاحب، ثمینہ مجید صاحبہ، فوزیہ منان صاحبہ)
☆ بعض انسانی غلطیاں از مکرمہ عطیۃ القیوم صاحبہ
☆ مکرم ایچ، آر، ساحر صاحب کی نظم سے اشعار

۷راپریل ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۱۴

☆ محترم مولوی محمد الدین صاحب از مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب
☆ سر آئزک نیوٹن از مکرم عاصم بٹ صاحب و مکرم راجہ برہان طالع صاحب

۱۴راپریل ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۱۵

☆ محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر شہید
از محترمہ قدسیہ بیگم صاحبہ، محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اور محترمہ نصرت جہاں صاحبہ
نیز منظوم کلام از مکرم میاں نسیم احمد طاہر صاحب، مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب، مکرم راجہ نذیر احمد ظفر صاحب، مکرم سید محمود احمد صاحب۔

۲۱راپریل ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۱۶

☆ قوموں کے عروج و زوال میں سائنس و ٹیکنالوجی کا کردار از مکرم محمد زکریا ورک صاحب
☆ محترم عبدالسلام اختر صاحب از مکرم امتیاز احمد جامی صاحب
☆ مومنؔ - ایک باکمال شاعر از مکرم راشد متین احمد صاحب

۲۸راپریل ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۱۷

☆ حضرت حافظ سید مختار احمد شاہجہانپوری صاحبؓ از مکرم چودھری رشید الدین صاحب

۵رمئی ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۱۸

☆ حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ از مکرم چودھری محمد صدیق صاحب
☆ محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر شہید
از مکرم حافظ مظفر احمد صاحب، مکرم سید طاہر احمد صاحب، مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب، مکرم سلطان احمد مبشر صاحب، مکرم مرزا عبدالصمد احمد صاحب، مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب۔
☆ مکرم فرید احمد نوید صاحب کی نظم سے چند اشعار
☆ حضرت زینب بی بی صاحبہؓ از مکرمہ طاہرہ جبیں صاحبہ
☆ ڈالفن اور وھیل از مکرم نسیم احمد طاہر صاحب
☆ فرشتہ سیرت حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ از مکرم مسعود احمد صاحب

۱۲رمئی ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۱۹

☆ حضرت امام ابن ماجہ از مکرم محمد شفیق قیصر صاحب
☆ الطاف حسین حالی از مکرمہ طلعت بشریٰ صاحبہ
☆ محترم ظفر محمد ظفر صاحب کی نظم سے چند اشعار

۱۹رمئی ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۲۰

☆ مکرم محمد ہادی صاحب کے چند اشعار
☆ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب از متفرق احباب
☆ دنیا کی بلند ترین قبر از مکرم منصور احمد صاحب
☆ ابن الہیثم از مکرم مخدوم عدیل احمد صاحب

۲۶رمئی ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۲۱

☆ ٹیکنیکل میگزین ۹۹-۹۸ء کا تعارف
☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا انجینئرز سے خطاب
☆ احمدی اور جینیٹک انجینئرنگ

۲رجون ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۲۲

☆ خانہ کعبہ اور حرم کی تعمیر و توسیع از مکرم محمود مجیب اصغر صاحب
☆ جوہری دھماکوں کے اثرات از مکرم منیر احمد فرخ صاحب
☆ قدیم ترین سائنس، علم فلکیات، از مکرم پروفیسر صالح الہ دین صاحب

۹رجون ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۲۳

☆ محترمہ ناصرہ ندیم صاحبہ از مکرمہ منیرہ لطیف جان صاحبہ
☆ محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی ایک نظم سے چند اشعار
☆ مکرم چودھری لطیف احمد صاحب کاذکر خیر
☆ کشش ثقل از مکرم مرزا مقصود احمد صاحب
☆ آواز کی خصوصیات از مکرم مخدوم کاشف حسیب صاحب

۱۶رجون ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۲۴

☆ محترم سیٹھ خیر الدین صاحب از مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب
☆ تشحیذ الاذہان کا سفر از مکرم انیس احمد ندیم صاحب
☆ مکرم پرویز پروازی صاحب کا منظوم کلام
☆ قادیان سے عورتوں اور بچوں کا انخلاء از مکرم چودھری محمد صدیق صاحب
☆ اعزاز (عصمت ناصر صاحبہ، منزہ حنا صاحبہ، محمد عارف صاحب، فریدہ بانو ارشد صاحبہ، منور احمد لقمان صاحب)

۲۳رجون ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۲۵

☆ ڈاکٹر علامہ سر محمد اقبال کا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سے تعلق از مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب
☆ ایک امیر ملک کا غریب بادشاہ
☆ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کی نظم سے چند اشعار

۳۰رجون ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۲۶

☆ دل کی بیماریوں سے بچیں، انٹرویو محترم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب
☆ شہد از مکرمہ سمیعہ چوہان صاحبہ
☆ مکرم چوہدری محمد علی صاحب کی نظم سے اشعار

۷رجولائی ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۲۷

☆ گلشن احمد نرسری کا سووینئر ۲۰۰۰ء
☆ حضرت مولوی فضل دین صاحبؓ از مکرمہ طاہرہ جبیں صاحبہ

☆ محترمہ عائشہ پٹھانی صاحبہ اہلیہ حضرت مولوی غلام رسول صاحبؓ از مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ
☆ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب کی نظم سے اشعار

۱۴؍جولائی ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۲۸

☆ مکرم عیسیٰ درد صاحب از مکرمہ صالحہ درد صاحبہ
☆ محترم محمد عقیل صاحب کا ذکر خیر
☆ محترم چودھری رشید احمد زیروی صاحب از محمودہ سعدیہ صاحبہ
☆ محترم مرزا منور بیگ صاحب شہید از مکرم رانا مبارک احمد صاحب
☆ مارکوپولو از مکرم وقاص احمد خان صاحب

۲۱؍جولائی ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۲۹

☆ حضرت چودھری نبی بخش صاحبؓ از مکرم محمد اکرم صاحب
☆ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب از انٹرویو جناب پروفیسر غلام مرتضیٰ صاحب
☆ لال بیگ (کاکروچ) از مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب
☆ مکرم مبارک عابد صاحب کی نظم سے چند اشعار

۲۸؍جولائی ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۳۰،۳۱

☆ خلافت کے ساتھ فدائیت و محبت از مکرم امین احمد تنویر صاحب
☆ تیرھویں صدی کے بزرگ علماء از مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب
☆ انٹرویو مکرم عبداللہ ناصر بوٹنگ صاحب از مکرم الحاج آدم داؤد صاحب
☆ حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب از مکرمہ امۃ الحفیظ جمن صاحبہ
☆ محترم الحاج ابراہیم عبدالقادر جگنی صاحب از مکرم ایم اے خورشید صاحب
☆ حضرت رابعہ بصریؒ از مکرمہ قرۃ العین صاحبہ
☆ مکرم راجہ نذیر ظفر صاحب کی نظم سے چند اشعار

۱۱؍اگست ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۳۲

☆ خواب میں زیارت رسول ﷺ از حضرت سید عزیز الرحمٰن صاحبؓ
☆ حضرت عامرؓ بن فہیرہ از مکرم غلام مصباح صاحب بلوچ
☆ محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب از مکرم ڈاکٹر محمد اسحاق بقاپوری صاحب
☆ فٹ بال از مکرم عمیر احمد شمس صاحب
☆ نمرود از مکرم لئیق احمد بلال صاحب
☆ حضرت قاضی محمد اکبر صاحبؓ از مکرم عطاء الرقیب منور صاحب
☆ حضرت میاں جان محمد صاحبؓ از مکرم مظفر احمد شہزاد صاحب
☆ حضرت حکیم مولوی قطب الدین صاحبؓ بدوملہوی از مکرم احمد طاہر مرزا صاحب

۱۸؍اگست ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۳۳

☆ حضرت قاضی ضیاء الدین صاحبؓ از مکرم احسان اللہ دانش صاحب
☆ محترمہ مبارکہ قمر صاحبہ از مکرمہ نبیلہ رفیق فوزی صاحبہ
☆ موئن جودڑو از مکرم الیاس احمد وقار صاحب
☆ مکرم طاہر عارف صاحب کی نظم سے چند اشعار

۲۵؍اگست ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۳۴

☆ حضرت عکاشہ بن محصنؓ از مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب
☆ برکات خلافت از مکرم لئیق احمد طاہر صاحب
☆ محترم ماسٹر منظور احمد صاحب شہید از مکرم محمد حفیظ صاحب
☆ عظیم ریاضی دان "آرتھر کیلے"۔

یکم ستمبر ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۳۵

☆ محترم مرزا غلام قادر صاحب شہید از محترمہ قدسیہ بیگم صاحبہ
☆ مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب کی نظم سے اشعار
☆ کاؤنٹ لیوٹالسٹائے از مکرم نعیم طاہر سون صاحب

۸؍ستمبر ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۳۶

☆ مادام کیوری
☆ حیاتیاتی ہتھیار اور اُن کا استعمال از مکرم آصف اقبال ڈار صاحب
☆ ابو ریحان البیرونی از مکرم مخدوم عدیل احمد صاحب
☆ حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحبؓ حلالپوری
☆ اعزاز (توبیہ ناز صاحبہ، امۃ الشافی ملیحہ صاحبہ، بینا الٰہی صاحبہ)

۱۵؍ستمبر ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۳۷

☆ جناب عبیداللہ علیم صاحب از مکرم محمد آصف ڈار صاحب

۲۲؍ستمبر ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۳۸

☆ حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیرویؓ از مکرم محمد محمود طاہر صاحب
☆ محترم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب شہید از مکرم عظمیٰ فرح صاحبہ
☆ ہیلی کاپٹر از مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

۲۹؍ستمبر ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۳۹

☆ حضرت پیر منظور محمد صاحب لدھیانویؓ از مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب
☆ حضرت امام شافعیؒ از مکرم وارث احمد فراز صاحب

۶؍اکتوبر ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۴۰

☆ ائمہ حدیث اور اصول حدیث (امام مالکؒ، امام بخاریؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام مسلمؒ، امام ترمذیؒ) از مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب
☆ حضرت حکیم مولوی وزیر الدین صاحبؓ از مکرم حکیم محمد دین صاحب
☆ ابن رشد از مکرم طارق حیدر صاحب
☆ محترم مولوی سید محمد حسین صاحب ذوقی از مکرم میر احمد صادق صاحب

۱۳؍اکتوبر ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۴۱

☆ عاشقانِ محمد مصطفیٰ ﷺ از مکرم شبیر احمد صاحب ثاقب
☆ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ از مکرم مسعود احمد صاحب

۲۰؍اکتوبر ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۴۲

☆ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (از اردو کلاس۔ مرتبہ: مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب)
☆ عظیم جرمن جرنیل، رومیل از مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
☆ جدید دور کا خطرناک ترین طیارہ از مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
☆ شہد - الرجی کا علاج از مکرمہ حمیرا سلیم صاحبہ
☆ مکرم اعظم نوید صاحب کی نظم سے چند اشعار

۲۷؍اکتوبر ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۴۳

☆ حضرت سعدؓ بن معاذ از مکرم غلام مصباح صاحب بلوچ
☆ مکرم ظفر محمد صاحب ظفرؔ کی نظم سے چند اشعار

۳؍نومبر ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۴۴

☆ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ

از سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز + مکرم شیخ عبدالقادر صاحب + مکرم مولوی محمد منور صاحب + مکرم شاہد احمد صاحب + مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب + مکرم خان سعد اللہ خان صاحب + مکرمہ مبارکہ قمر صاحبہ + مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب + مکرم پروفیسر بشارت احمد صاحب

☆ محترم حاجی بختیار احمد صاحب از مکرم ظہور احمد صاحب

۱۰؍نومبر ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۴۵

☆ امام وقت کی اطاعت (حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کا خطبہ جمعہ)
☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے شفا کا اعجازی نشان (از اردو کلاس۔ مرتبہ مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب)
☆ مکرم ڈاکٹر عبدالعلیم صاحب (از اردو کلاس)
☆ محترم میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی از مکرمہ عطیۃ الظاہر صاحبہ
☆ اعزاز (مکرم محمد اقبال صاحب، مکرم امان اللہ صاحب)

۱۷؍نومبر ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۴۶

☆ مکرم بشیر احمد خان مندرانی صاحب از مکرم ناصر احمد ظفر صاحب
☆ نمک از مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب
☆ اعزازات (شہاب الرحمٰن میر صاحب، اکرام اللہ ٹاک صاحب)

۲۴؍نومبر ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۴۷

☆ امیر تیمور کا دارالسلطنت سمرقند از مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب
☆ مکرم چودھری علی محمد صاحب بی۔اے، بی ٹی کی ایک نظم سے چند اشعار

یکم دسمبر ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۴۸

☆ سیرالیون میں تائید الٰہی کے ایمان افروز واقعات از تقاریر حضور انور ایدہ اللہ
☆ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ از مکرم افتخار احمد چیمہ صاحب
☆ محترم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب از مکرم یوسف سہیل شوق صاحب
☆ آگرہ (بھارت) میں ایمان افروز واقعات از مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب
☆ حضرت حافظ نبی بخش صاحبؓ
☆ آندھرا پردیش (بھارت) میں احمدیت از مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب
☆ مکرم مبارک احمد عابد صاحب کی ایک نظم سے منتخب اشعار

۸؍دسمبر ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۴۹

☆ حضرت مسیح موعودؑ کی صحبت و سیرت کے تاثرات از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانیؓ صاحب
☆ جماعت احمدیہ کی خدمتِ قرآن از مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب
☆ ربوہ کے بازار از مکرم عبدالحلیم صاحب سحر
☆ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کی ایک نظم سے چند منتخب اشعار

۱۵؍دسمبر ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۵۰

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ از مکرم غلام مصباح صاحب بلوچ
☆ حضرت قاضی عبدالرحیم صاحبؓ از مکرم احسان اللہ دانش صاحب
☆ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح
از انسائیکلوپیڈیا قائداعظم
(مرتبہ: مکرم محمد سعید احمد صاحب)

۲۲؍دسمبر ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۵۱

☆ جذبۂ ایثار از مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب
☆ محترم میاں محمد ابراہیم جمونی صاحب از مکرمہ امۃ الرشید سعدی صاحبہ
☆ حکیم مومن خان مومنؔ از مکرم پروفیسر راجہ نصر اللہ خان صاحب

۲۹؍دسمبر ۲۰۰۰ء - جلد ۷ شمارہ ۵۲

☆ ۲۰۰۰ء کے دوران الفضل ڈائجسٹ میں شائع ہونے والے مضامین کا مکمل انڈیکس

ٹریول کی دنیا میں ایک نام
KMAS TRAVEL
پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ
جرمنی بھر سے تمام دنیا میں بالخصوص پاکستان سفر کرنے والوں کے لئے خوشخبری
پی آئی اے، گلف، امارات اور دوسری ہوائی کمپنیوں کے ٹکٹ حاصل کرنے کے لئے آپ کی خدمت کے لئے پیش پیش۔ ہر قسم کی پریشانی سے بچنے کے لئے اپنے سفر کے پروگرام کو قبل از وقت ترتیب دیں اور بکنگ کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔ رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود
KMAS TRAVEL
Dieselstr.20 , 64293 Darmstadt . Germany
Tel: 06150-866391 Fax: 06150-866394
Mobile: 0170-7302624

Muslim MTV AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

01/00/2001 – 07/01/2001

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 1st January 2001

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Class: Lesson No.107, Final Part With Hadhrat Khalifatul Masih IV ®
01.15	News Review of the Year 2000: Produced by MTA International ®
02.15	Messiah 2000 Zion City Conference – Final Part : Production MTA USA
03.15	Urdu Class: Lesson No.28 ® By Hadhrat Khalifatul Masih IV
04.20	Learning Chinese: Lesson No.194 ® Hosted by Usman Chou Sahib
04.55	Huzoor's Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat Rec.27.02.00 ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Kudak No.16
06.55	Question & Answer Session With Hazoor Rec.25.04.99 – Fazl Mosque London
08.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.100 ®
09.40	News Review of the Year 2000 ®
10.50	Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Norwegian: Lesson No.100
13.10	Rencontre Avec Les Francophones Rec: 28.02.00, With Huzoor
14.10	Bengali Service: Various Items
15.10	Homeopathy Class: Lesson No.176
16.20	Children's Class: Lesson No.108, Part 1 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.55	German Service: Various Programmes
18.05	Tilawat,
18.15	Urdu Class: Lesson No. 29
19.20	Liqa Ma'al Arab: Session No.101
20.20	Turkish Programme: Various Items
20.50	Rohani Khazaine: Programme No.16
21.20	Rencontre Avec Les Francophones ®
22.25	Homeopathy Class: Lesson No.176 ®
23.25	Learning Norwegian: Lesson No.100 ®

Tuesday 2nd January 2001

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Class: Lesson No.108, Part 1®
01.15	Liqa Ma'al Arab: Session No.101 ®
02.15	MTA Sports: Annual games Jamia, Rabwah – Held in February 2000 Produced by MTA Pakistan
02.50	Urdu Class: Lesson No.29 Rec: 24.12.94 ®
03.50	Learning Norwegian: Lesson No.100 ®
04.30	Documentary: Invention of the Radio
04.45	Speech: By Mujeeb-ur-Rehman Sb. From Jalsa Salana Rawalpindhi
04.55	Rencontre Avec Les Francophones ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Class: Lesson No.108, Part 1 ®
07.10	Pushto Programme: F/S Rec.04.06.99 With Pushto Translation
08.05	Rohani Khazaine: Prog.No.16/Part 1 ® Quiz on Brahin e Ahmadiyya
08.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.101 ®
09.50	Urdu Class: By Hazoor Lesson No.29 ® With Arabic Speaking Guests
10.50	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.40	Le Francais C'est Facile: Lesson No.1 Produced By MTA International
13.00	Bengali Mulaqat Rec: 07.03.00 With Bangla Speaking Guests
14.00	Bengali Service: Various Items
15.00	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.146
16.05	Documentary: Invention of the Radio ®
16.25	Children's Corner: Hifz e Ashar No.1 recognition of Alphabet
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.15	Urdu Class: Lesson No.30
19.20	Liqa Ma'al Arab: Session No 102
20.25	MTA Norway: Natural Scenes with Nazm
20.50	Bengali Mulaqat: With Hazoor Rec: 07.03.00 ®
21.50	Hamari Kaenat: Part 73 Topic: Life on Earth Produced by MTA Pakistan
22.10	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.146 ®
23.10	Le Francais C'est Facile: Lesson No.1 ®
23.30	Documentary: An American Journey – PT1

Wednesday 3rd January 2001

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Hifze Ishaar No.1®
01.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.102 ®
02.05	Bengali Mulaqat: Rec.07.03.00 ®
03.10	Urdu Class: Lesson No.30 ®
04.27	Le Francais C'est Facile: Lesson No.1 ®
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.146 ® By Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Hifze Ishaar No.1®
07.00	Swahili Programme: F/S. - Rec.06.09.96 With Swahili Translation
08.15	Hamari Kaenat: No.73 ®
08.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.102 ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.30 ®
10.55	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.35	Urdu Asbaaq Lesson No.28
13.00	Atfal Mulaqat: Rec.01.03.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.05	Bengali Service: Various Items
15.05	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.147
16.10	Urdu Asbaq: Lesson No.28 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	Urdu Class: Lesson No.31
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.103
20.35	French Programme: Various Items
21.00	Atfal Mulaqat: Rec.01.03.00 ®
22.25	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.147 ®
23.30	Urdu Asbaq: Lesson No.28 ®

Thursday 4th January 2001

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Science Club ®
00.55	Liqaa Ma'al Arab: Session No.103 ®
02.05	Atfal Mulaqat:With Hazoor ®
03.10	Urdu Class: Lesson No.31 ®
04.25	Urdu Asbaq: Lesson No.28 ®
04.50	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.147 ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Science Club ®
06.55	Sindhi Programme: Various Items
07.25	Moshaira: By Oaidullah Aleem
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.103
10.00	Urdu Class: Lesson No.31 ®
11.00	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Turkish: Lesson No.12 ®
13.00	Q/A Session With Hazoor
13.55	Bengali Service: F/Sermon Rec: 21.10.94 With Bangali Translation
15.05	Homeopathy Class: Lesson No.177 By Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.10	Children's Corner: Hifze Ashaar – No.2
16.30	Children's Corner: Program Waqf-e-Nau
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars-e- Malfoozat
18.15	Urdu Class: Lesson No.32
19.20	Liqaa Ma'al Arab: Session No.104
20.30	MTA Lifestyle: Al Maidah Chicken Roll Presentation of MTA Pakistan
20.45	Moshiara: By Obaidullah Aleem Sb. ®
21.50	Quiz History of Ahmadiyyat No.67 Host: Fahim Ahmad Khadim Sahib
22.30	Homeopathy Class: Lesson No.177 ®
23.35	Learning Arabic: Lesson No.12 ®

Friday 5th January 2001

00.05	Tilawat, Dars-ul-Hadith, News
00.45	Children's Corner: Hifze Ashaar No.2®
01.05	Liqaa Ma'al Arab: Session No.104 ®
02.10	Moshaira: by Obaidullah Aleem ®
03.10	Urdu Class: Lesson No.32 ®
04.15	MTA Lifestyle: Al Maidah ®
04.30	Learning Turkish: Lesson No.12 ®
04.55	Homeopathy Class: Lesson No.177 ®
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.30	Children's Corner: Hifze Ishaar No.2 ®
06.50	Quiz; History of Ahmadiyyat No.67 ®
07.30	Saraiky Programme: F/S Rec.10.03.99 With Siraiky Translation
08.20	Liqa Ma'al Arab: Rec.21.11.95 ®
09.25	Speech: by Mau.Sultan M. Anwar Sb.
10.00	Urdu Class: by Hazoor - Lesson No.32 ®
11.00	Indonesian Service: Tilawat, Malfoozat
11.30	Bengali Service: Various items
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.55	Nazm, Darood Shareef
13.00	Friday Sermon: From London
14.0	Documentary: Miyandaam
14.30	Q/A Session: With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.20	Friday Sermon: ®
16.25	Children's Corner: Class No.36, Part 2 Produced by MTA Canada
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.20	Urdu Class: Lesson No.33 Rec: 01.01.95
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.105 Rec: 22.11.95
20.35	Interview: Asreeran-e-Rahay Maula
21.20	Documentary:'Exhibition Khalifat Library'
21.45	Friday Sermon: ®
22.45	Quiz Programme: MTA Pakistan
23.05	Majlis Irfan :With Hazoor ®

Saturday 6th January 2001

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Class No.36, Part 2 ® Produced by MTA Canada Hosted by Naseem Mehdi Sahib
01.10	Friday Sermon: By Hazoor
02.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.105 ®
03.20	Urdu Class: Lesson No.33 Rec.01.01.95 ®
04.25	Computers for Everyone: Part 80
05.00	Q/A Session: Rec.03.03.00, ®
06.05	Tilawat, News
06.50	Children's Class No.36, Part 2 ® Produced by MTA Canada
07.20	MTA Mauritius: Children's Class
08.30	MTA Qadian: Quiz by Lajna
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.105 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.33 ®
11.00	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Danish:
13.10	German Mulaqat: Rec.04.03.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.10	Bengali Service: Various Items
15.10	Quiz: Khutabat-e-Imam F/S Rec. 07.01.00 Produced by MTA Pakistan
15.55	Children's Class: With Huzoor
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.20	Urdu Class: Lesson No.34 Rec: 06.01.95
19.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.106 Rec: 23.11.95
21.10	Arabic Programme: Various Items
21.40	Children's Class: Rec.04.03.00
22.40	MTA Qadian: Quiz Lajna ®
23.00	German Mulaqat: Rec.04.03.00 ®

Sunday 7th January 2001

00.05	Tilawat, News
00.45	Quiz Khutabat-e-Iman Final Part
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.106 ®
02.15	Canadian Horizons: Children's Class No.62 Hosted by Naseem Mehdi Sahib
03.15	Urdu Class: Lesson No.34 ®
04.35	Learning Danish: Lesson No.101
05.05	Children's Class: With Hazoor ®
06.05	Tilawat, News, Preview
06.50	Quiz Khutbat-e-Imam
07.15	German Mulaqat: 04.03.00 ®
08.15	Chinese Programme: Part 22
08.45	Speech: By Imam Ata ul Mujeeb Rashed Sb Topic: The Blessings of MTA
09.55	Urdu Class: Lesson No.34 ®
11.05	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.45	Learning Chinese: Lesson No.195 With Usman Chou Sahib
13.10	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat
14.15	Bengali Service: Various Programmes
15.15	Friday Sermon: From London ®
16.30	Children's Class: Lesson No.108 Final Part
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.15	Urdu Class: Lesson No.35
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.107
20.35	Dars-ul Quran: Lesson No.1
22.30	Roshni Ka Safar: Waris Khan Sb.
22.55	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:

English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 7 Friday, December 29, 2000 Issue No.52

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَاللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (التوبہ:۱۸)

دنیا بھر میں احمدیہ مساجد کی تعمیر

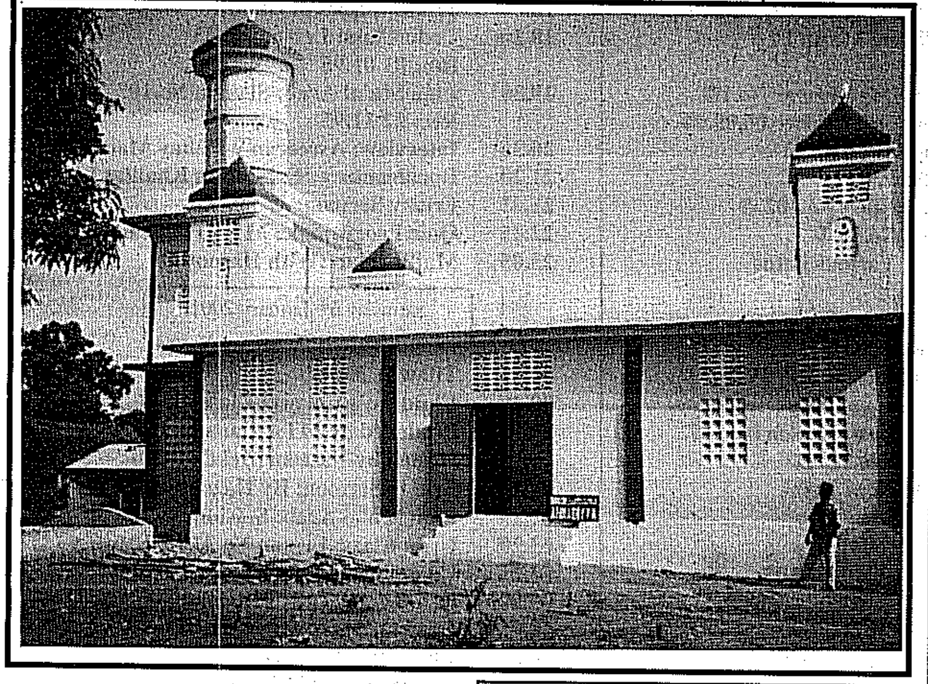

گاؤں کا نام: Wenden
ملک: آئیوری کوسٹ (Ivory Coast)

یہ گاؤں Dabakala سے ۵۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس مسجد کی تعمیر میں تین ہزار پاؤنڈ سے زائد کے اخراجات اہالیان گاؤں نے مشترکہ طور پر برداشت کئے۔

اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ ہی اس گاؤں میں نماز جمعہ کا بھی آغاز ہوگیا۔ تعمیر مسجد کے وقت تمام اہالیان گاؤں نے اپنے کھیتوں میں کھیتی باڑی کی غرض سے جانا بند کر دیا اور مکمل توجہ تعمیر مسجد پر مرکوز کر دی۔

مسجد کی تکمیل پر مرکز احمدیت کا پُرخلوص انداز میں شکریہ ادا کیا گیا اور ترقی اسلام کے لئے دعائیں کی گئیں۔ اسی طرح سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی درازیٔ عمر کے لئے بھی دوران تعمیر اور بعداز تعمیر خصوصی دعائیں کی جاتی رہیں۔

جماعت احمدیہ تنزانیہ (مشرقی افریقہ) کے

۳۲ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

ریجنل کمشنر (صوبائی گورنر) کی شمولیت اور جماعت کی بے مثال و بے لوث خدمات کا اعتراف

(رپورٹ: فرید احمد تبسم - مبلغ سلسلہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ تنزانیہ کا ۳۲واں جلسہ سالانہ مورخہ ۲۲، ۲۳، ۲۴ر ستمبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اپنی تمام تر دینی روایات کے ساتھ بخیروخوبی منعقد ہوا۔ ملک سے دو دو تین تین دن کا سفر کر کے احباب تنزانیہ کے دارالحکومت دارالسلام پہنچے۔ مہمانوں کی جوق در جوق آمد قادیان اور ربوہ کے سالانہ جلسوں کی یاد دلانے والی تھی۔ اکثر صوبوں سے احباب سپیشل بسوں اور گاڑیوں کے ذریعہ آئے۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات:

جلسہ سالانہ کی تیاری تو شروع سال سے ہی جاری تھی لیکن باقاعدہ طور پر ایک ماہ قبل مکرم امیر صاحب تنزانیہ نے سب کارکنان میں ڈیوٹیاں تقسیم کر دیں تو افسر صاحب جلسہ سالانہ مکرم امیری عبیدی کلوٹا صاحب کی زیر نگرانی ہر شعبہ کے ناظم نے اپنے شعبہ کے لئے محنت اور تیزی سے کام شروع کر دیا۔

یہ جلسہ دارالسلام شہر کے درمیان میں واقع کھلے اور بہت بڑے پارک "منازی موجا" (Mnazi MMoja) میں شامیانے لگا کر ہوا۔ اس پارک میں جلسے کی اجازت کے لئے جب حکام سے رابطہ کیا تو حکام کی طرف سے صاف جواب ملا کہ چونکہ ملک کے انتخابات ہیں اس لئے شہر کے تمام گراؤنڈ اور پارک سیاسی جلسوں کے لئے وقف ہیں۔ اس کے باوجود جماعت مسلسل جدوجہد میں مصروف رہی اور احباب جماعت دعائیں کرتے رہے۔ آخرکار احباب جماعت کی دعائیں رنگ لائیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے قانون بنایا گیا کہ شہر کے درمیان اس "منازی موجا" پارک میں سیاسی جلسے منعقد نہیں ہونگے۔ اس طرح پارک میں جماعت کو اپنے جلسہ کے لئے اجازت مل گئی اور پھر بڑی شان و شوکت کے ساتھ یہاں جلسہ منعقد کیا گیا۔

جلسہ سے دو دن قبل سارے شہر میں جلسہ کا اعلان کروایا گیا۔ یہ جلسہ چونکہ شہر کے اہم مرکزی پارک میں ہوا جس کے اردگرد ہزارہا لوگوں کی آمدورفت ہے۔ اس وجہ سے غیر از جماعت کی کثیر تعداد نے بھی اس جلسہ سے استفادہ کیا اور یوں سارے شہر میں جماعت احمدیہ کا بہت اچھے رنگ میں چرچا ہوا۔

اس جلسہ کی ایک خاص بات یہ تھی کہ امسال اللہ کے فضل سے ہر چیز جماعت کی اپنی تھی جبکہ گزشتہ سالوں میں جماعت باورچی، برتن، لاؤڈ سپیکر اور فرنیچر وغیرہ کرایہ پر لیا کرتی تھی۔

مکرم مظفر احمد صاحب درّانی، امیر جماعت احمدیہ تنزانیہ، جلسہ سالانہ تنزانیہ ۲۰۰۰ء کے موقع پر صوبائی گورنر Mr.Yusuf Makamba کی خدمت میں جماعتی کتب کا تحفہ پیش کر رہے ہیں

وقار عمل

جلسہ گاہ کی تیاری اور دوسرے انتظامات کے لئے چونکہ بہت محنت درکار تھی احباب جماعت نے بہت محنت سے وقار عمل کے ذریعہ پہلے جلسہ گاہ کو صاف کیا اور ۱۸ بڑے بڑے شامیانوں سے جلسہ گاہ تیار کی پھر بھی جماعت کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے یہ کم پڑ گئے (گزشتہ سال ان کی تعداد صرف آٹھ تھی۔) مسجد دارالسلام کو بھی وقار عمل کے ذریعہ رنگ وروغن کیا گیا اور سجایا گیا۔ اسی طرح مسجد سے ملحقہ پلاٹ کو بھی صاف کر کے کھانا پکانے کے لئے تیار کیا گیا۔ لنگر خانہ کا تمام کام بھی احباب جماعت نے بڑی مسرت سے خود کیا۔

بیرونی ممالک سے وفود

جلسہ سالانہ تنزانیہ میں اندرون ملک سے دور دور سے مہمان بھی کثرت سے تشریف لائے لیکن ان کے علاوہ خاص طور پر جلسہ کے لئے ہمسایہ ممالک کینیا، یوگنڈا، برونڈی اور موزنبیق سے مہمان تشریف لائے۔ اس کے علاوہ پاکستان اور انگلستان سے بھی مہمانوں نے شرکت کر کے جلسہ کی رونق کو دوبالا کیا۔

جلسہ کا پہلا دن

جلسہ کا پہلا دن ۲۲ر ستمبر بروز جمعۃ المبارک کھیلوں کے لئے مخصوص تھا۔ ارنگا اور دارالسلام کی فٹ بال ٹیموں کے مابین فٹ بال کا فائنل میچ بہت دلچسپ رہا جس میں مہمان ٹیم کو فاتح قرار دیا گیا۔

دوسرا دن۔ پہلا اجلاس

دوسرے دن پہلے اجلاس کا آغاز صبح تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد ایک دوست نے سواحیلی زبان میں نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر جماعت تنزانیہ نے جلسہ سالانہ کی اہمیت اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی جماعت سے توقعات، ملفوظات کی روشنی میں بیان فرمائی۔

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔